

اتحاد لیسران

۷۰۹۱۸۲

ششماہی
۱۲۱

نہیں پتہ دیا کہ کتاب ہے کیونکہ اس سوا یہ سے غریب اور نادار بہت کم گفت رسالہ جاری کیا جائے گا

فہرست مضامین

جلد

صفحہ	مضمون نگار	مضمون
۴۲	آنریری ایڈیٹر	خیالات
۴۴	جناب منشی غلام قادر صاحب فرخ امرتسری	فوز انسان (نظم)
۴۵	جناب شیخ عباس سول صاحب ادیب فاضل	تیلہ وال
۴۹	محترمہ مسٹر سید تصدق حسین صاحب بنور	امیر حیدر کی لوری (نظم)
۵۱	خواجہ ایم غلام یلین صاحب فرحت امرتسری	نہہ فا
۵۶	نینہر	مذہب انڈلارش
۵۷	"	تجادسواں کی مقبولیت
۵۹	ماخوذ	تیم (نظم)
۶۰	-	نہری فاداری
۶۲	جناب مولانا محمد شریف صاحب طارقی بی۔ آ	تہ سیم
۶۷	محترمہ مس اخلاق عابد صاحبہ	شہ
۶۸	نینہر	شاہ
۶۹	محترمہ مسٹر محمد یوسف صاحب کراچی	شاہ اصلا اللہ علیہ سلم (نظم)
۷۰	محترمہ امۃ الوحی صاحبہ دہلی	وہ بچے کا اسکول ہے
۷۲	ماخوذ	(نظم)
۷۷	مولانا ابو محمد عبد اللہ صاحب	لال
۷۹	محترمہ مسٹر ڈاکٹر محمد شریف صاحب	دلی زندگی
۸۰	محترمہ ر. خ. صاحبہ بنت حکیم محمد کدو حیات خضر	کافی
۸۱	کینز عائشہ راحت	نیں
۸۳	انتہاسات	انتہا
۸۴		انتہا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اتحاد نسوان



ماہ نومبر ۱۹۳۰ء

بیانات

DAAR JUNG ESTATE LTD
(Oriental Section)
URDU PRINTED BOOK
Accession No. 1000
Subject: Urdu Literature

اظہار تشکر۔ اُس وقت بے نیاز کارکن لاکھ شکر ہے کہ اُس نے ہماری اُن آرزوؤں اور امیدوں کو جو ہمارے دلوں میں رسالہ کی توسیع اشاعت کے لئے چٹکیاں مل رہی تھیں بہت بڑی حد تک پورا کیا ہے۔ آج ہمیں اس امر کے اظہار کرنے میں بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہر ایک شہر سے ہماری معزز بہنوں نے نہایت سادہ کے ساتھ اس ناچیز رسالہ کا نیکو مقدمہ کیا ہے اور اس کے متعلق اپنے گرانقدر خیالات کا اظہار فرما کر ہماری امیدوں اور عوصلوں کو بڑھا دیا ہے آپ کے ان ہمت و جرات والے دلائل و بیانات کی مدد و آگ میں ہمیں اس امر کا یقین ہے کہ نہ دانیے چاہے تو وہ وقت بہت قریب آنے والا ہے کہ یہ رسالہ دنیا کے ہر مین رسالہ میں شمار ہو گا۔ اور اس کے سبق آموز اور محسوس مضامین ہمیں بہت جلد قعرِ مذلت سے نکال کر اوج کمال کی مسند پر بٹھانے میں مدد و معاون ثابت ہوں گے۔

توسیع اشاعت۔ ہم نے گذشتہ اشاعت میں ہم بہنوں سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ رسالہ کی توسیع اشاعت کے لئے پوری سرگرمی کے ساتھ کوشش فرمائیں الحمد للہ کہ ہماری یہ آواز صدا بھرا ثابت نہ ہوئی اکثر معزز بہنوں نے رسالہ کے لئے کئی ایک خریداری بھی پہنچائی اور بہت سی بہنوں نے کئی ایک بہنوں اور بھائیوں کے پتے تحریر فرما کر اپنی قومی ہمدردی کا قابل قدر ثبوت بھی پہنچایا ہے اگرچہ ہرگز تک اسی طرح توسیع اشاعت کے کام میں بہنوں کی غنایات کا سلسلہ جاری رہا۔ تو وہ چند ایک نقص جو صرف مالی مشکلات کی وجہ سے رسالہ میں اس وقت موجود ہیں ہمیشہ کے لئے رفع ہو جائیں گے

تعلیم نسواں۔ اس میں کلام نہیں کہ اب مسلم خواتین میں بھی تعلیم کا سنو، یہ آج کا دور ہے۔

ایک عرصہ تک جہالت کے گڑھے میں پڑے رہنے کے بعد اب انہوں نے اس بات کو محسوس کر لیا ہے کہ ان کی تکلیفوں اور پریشانیوں میں اس وقت تک ہرگز ہرگز کوئی کمی واقع نہیں ہو سکتی جب تک کہ ان کا بچہ بچہ دینی اور دنیاوی تعلیم سے بہرہ انداز نہ ہو جائے ایسے گڑھے وقت میں جبکہ دنیا کی تمام قومیں ترقی کی منازل کو طے کر کے ہم سے بہت ہی آگے نکل چکی ہیں۔ مرغی غفلت برتنی اپنے بچہ کو دیدہ دانستہ بلاکت میں ڈالتا ہے لیکن حسرت کا مقام ہے کہ ابھی تک بعض جاہل گھرانوں کی طرف سے یہی آواز آ رہی ہے کہ لڑکیوں کو تعلیم نہیں دلانی چاہیے ہم نہیں جانتے ہیں کہ ہمارے ان بہنوں اور بھائیوں کو جو تعلیم نہ والے کے خاندانوں میں پیدا ہوئے وہ کتنا تعلیم سے بے بہرہ اور حیوان رکھنے میں کیا مزہ رہا ہے اگر کوئی تعلیم کا مسئلہ جھپٹے تو بس یہ مال بھول چڑھا کر جھٹ کیہ کہ دیں گے کہ اچھی بس رہنے دو ہمارے باپ دادا کہاں کے تعلیم یافتہ تھے جواب ہمیں بننا ضروری ہے جہاں تک معلوم ہو سکا ہے ان لوگوں کے دلوں میں یہ بات نہیں ہو چکی ہے کہ تعلیم سے کام طلب محیرہ غریزی بڑھنا اور بازار میں اہل نقابوں سے بہت سی رفاہ اور فوٹو ایال ہو کر نسواں کے حامیوں کی طرف سے کی جاتی ہے لیکن وہ کسی کو بڑا نہ بنا سکتا۔ لڑکیاں تو بڑی کم عمر کی ہوتی ہیں اور بڑا بڑا کدڑاں کو خورنے کا سامان کو نہ تعلیم کے بغیر اور نہ وصفا نامہ اس سے کیا ہو سکتا ہے۔ سب کو کافی علاج نہیں ہے علم ہی ایک ایسا جوہر ہے جس کے متعین۔ حدی علیہ الرحمۃ جیسے بڑا اضافہ ہیں۔

چونکہ زیت علم بایا گذشتہ کہ بے علم ہواں مدارشاخت

یعنی علم کو حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو شمع کی طرح گلا، چاہیے کیونکہ بے علم کو کوئی فائدہ نہیں

سکتا۔ جب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی کہ بے علم عورت یا بے علم فرد کو نہیں پہچان سکتا تو پھر بے علم رہنا یا کسی کو رہنے کی تلقین کرنا کیا انتہائی ظلم اور خداتہ دور بھانسنے کی کوشش نہیں ہے؟

تعلیم یافتہ بہنوں کا فرض! ہم نے گذشتہ پرچے میں اپنی تعلیم یافتہ بہنوں اور بھائیوں

کی خدمت میں یہ نخلصانہ گذارش کی تھی کہ وہ نظر یانہ نہیں دینے۔ خیالات کا اظہار و ماکر اس

کی امداد فرمادیں لیکن افسوس کیسا کہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ دیکھ کر ہنس دیتے ہیں۔ ان کی طرف اپنی توجہ مبذول نہیں فرماتی اس وقت جبکہ وہ جس تعلیم کی شمع درخشاں کرنے کے لئے اپنے

اپنا قدم بڑھا رہی ہے تو اس صورت میں یہ کہ وہ دیکھ کر ہنس دیتے ہیں۔ ان کی طرف اپنی توجہ مبذول نہیں فرماتی اس وقت جبکہ وہ جس تعلیم کی شمع درخشاں کرنے کے لئے اپنے

اشاعت سے لے کر ان کے لئے یہ باریک بینی سے دیکھ کر ہنس دیتے ہیں۔ ان کی طرف اپنی توجہ مبذول نہیں فرماتی اس وقت جبکہ وہ جس تعلیم کی شمع درخشاں کرنے کے لئے اپنے

اشاعت سے لے کر ان کے لئے یہ باریک بینی سے دیکھ کر ہنس دیتے ہیں۔ ان کی طرف اپنی توجہ مبذول نہیں فرماتی اس وقت جبکہ وہ جس تعلیم کی شمع درخشاں کرنے کے لئے اپنے

تعلیم نسوان

بس بات بات ہرگز حق ہی ہے
کہ جو کچھ ہے اس میں سمجھو سے

تعلیم کے معنی وہ بات میں ملتا ہے یا علم
راہیں کرنا میں اور بن معنوں کو دیکھ لے لے
گہری میں جو خطایہ جو شیئیں اسٹال کیا جاتا ہے
اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ پوشیدہ قوتوں کو
ظاہر کرنا ہے۔ اور اگر مذہبی نقطہ نگاہ سے تحقیق
کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جل شانہ
سے اس قوت کے کھلا کر۔ بنی نوع انسان کی
فطرت میں ودیعت کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ علم
پاک حاصل قدرت اس بات کو ثابت کر دیا
ہے کہ شرف انسانی انھیں تعلیم کے ساتھ ہے
پناہ رسول کریم علیہ السلام و تبارک
ایک مرتبہ شاہ فرمایا کہ ہم ہر تہذیب
انسانی میں ہے۔ ہر تہذیب کے تہذیب میں سے ہر
ایک پر فلو حاصل ہے۔ مگر انہیں تعلیمات اور
برکت کو یہ نظر رکھتے ہوئے۔ سب سے پہلے
نزدہلی وی کے مرتبہ پر مذہب بزرگ و برتر
اپنے حبیب پاک کو پیغام بھیجتا ہے۔ قوائے
پاسو نہایت لکھنے لکھنے خلق انھیں
میں خلق اس کے عہد و آفتاب ہوا
تمام دنیا سے زیادہ علم ہونے کے ہوت

وہ فرمایا کرتے تھے ذہن و ذہنی تعلیمات
مقصود یہ ہے کہ انتہا طرنا ممکن ہے پناہ
کلام مجید میں اس شاد ہوتا ہے۔ ہر لینہ
تدین یغنیان و التذین یغنیان
ایک اور جہاں اس جو تہذیب میں ہر نہیں کر
نہیں یہ دوسری جگہ اس شاد ہوتا ہے کہ اس
قوت سے ملو والے مومن لے دے جسے بدنہ
کرتا ہے پس ان الکلمات نہ اندی اس
نبوی کو بیٹہ ہو اسے یہ کیا ادا ہو رہا ہے
نہا ہونے سے اس طرح ان وہ لے لے لے
والے میں اسے ہی لکھ کے لینے ہو لے لے
اس میں اس تہذیب میں اس لے لے لے
نہ اس لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے
محسن علم و کرم اس ہے یہ لکھ بنی طور انہی
شہادت میں اس لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے
ہے اس لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے
سے لکھ انہی اس لے
انہی لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
سے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
جب کہ تعلیم انسان کی ضرورت ہے یا نہ

پھر یہی ہجوم میں نہیں آتا کہ ہفتہ مل گئیں
معدن علم کے قابل قرار دیا گیا۔ کیا صنعت
نازک پر لفظ انسان کا اطلاق۔ سادہ جیت
ست نہیں ہوتا کیا اس فرق پر ہماری فطرت
ماند نہیں ہوتے؟ اگر ہوا، بے شہتیر نہ
اور یقیناً نہ۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہندوستان
میں خصوصاً ہم مسلمانوں کی قوم میں خواتین
بہالت لے مند میں فرق ہیں؟ ہریان کی
بہالت محسوس کرتے ہیں۔ ہاری تمکھیں
ان کی اپت سات دیکھ رہی ہیں۔ لیکن ہم
ہیں کہ ش سے ان نہیں ہوتے بلکہ ہری
یہ حالت ہے کہ کہیں کسی کی ہویا پتی کو
دیکھا یا سن پایا۔ وہ کچھ لکھنا پڑھنا یا
گلی ہے۔ ان سے باہر جو کسے گئے ان
فول پتے بی دیکھو نہ فلاں کی بیٹی خوب
لی پوٹی کو یک دن لگے ہیں اب تو کشتائی
بن گئی ہے۔ نین پڑھ نہیں پتے ڈر شرم
نہیں مار۔ پ کے سامنے نش پان پوٹی
ہے یہ پھرن کی کے گھر بنے کے میں جس
سے بیاہنے کی اس کی قسمت پھولی ہو۔
الغرض بیوی کی شامت آجاتی ہے اندر
اس کی حرکات و سکنات کے چرچے ہوتے گتے
ہیں۔ ایسی حالت میں بھلا دوسری بہن کو
کس نہ بربستی ہے کہ وہ بھی دو لفظ نہ
میں۔ اب مہر ہے کہ آندہ قد ذکر

کیوں۔ فتنے کے عورتوں کو ہر ایک جگہ
ہی میں رکھا جائے؟ کیا وہ نہیں پتے کلان
کے امور رفاہی عمر کی سے سماج ہم ہوں؟
کیا وہ نہیں پاتے کہ ان کے چوں کی پڑھ
اٹی ہو۔ وہ۔ ب کچھ پاتے ہیں۔ نزدیک
نہایت ان لے، انوں میں۔ چکا ہے اسی
کی رٹ رکات رکھتے ہیں کہ عورتیں فقط
ضمیمہ العقل واقع ہوتی ہیں اور وہ
کی نہ اور خا صیہ کی گئی ہیں۔ اگر ان کو
تعلیم دی جاتی۔ تو بھائے مفید ہونے کے مسئلہ
ثابت ہوگی۔ اور یہ وقت انہاں بانگ آزاد
ہو جائے گا۔ وہاں۔ ان کے صاحب
نہایت انہاں۔ وہاں۔ ان کے صاحب
نہایت انہاں۔ وہاں۔ ان کے صاحب
کو نہ پتے۔ نہایت انہاں۔ وہاں۔ ان کے صاحب
تا پتہ نہ ہے۔ وہاں۔ نہایت انہاں۔ وہاں۔ ان کے صاحب
نہایت انہاں۔ وہاں۔ ان کے صاحب
پکار کر بغیر کسی تفسیر و درود عورت کے ملک کی
دعوت ہے۔ وہاں۔ نہایت انہاں۔ وہاں۔ ان کے صاحب
کر رہے۔ نہایت انہاں۔ وہاں۔ ان کے صاحب
کہ۔ نہایت انہاں۔ وہاں۔ ان کے صاحب
رہنے و سکنات کے چرچے ہوتے گتے
ہیں۔ ایسی حالت میں بھلا دوسری بہن کو
کس نہ بربستی ہے کہ وہ بھی دو لفظ نہ
میں۔ اب مہر ہے کہ آندہ قد ذکر

ہر وطن با عزت گذارنا چاہیے ہر فی خورشید
نفسانی کے علاوہ کچھ ایسا کرنا بھی نہ کھشما
ہے حب وطن اور در تو اس کی بھی اُن کے
دل میں جگہ ہے۔ تو اُن کو چاہیے کہ وہ بہت
جلد خواب راحت سے بیدار ہو کر اس معلوم
طبقہ انسان کو تھ مذلت سے نکال کر باہم
نفعت پر پہنچانے کی کوشش کریں اس کا وہ
ملوں ایک اور صرف ایک ہے کہ وہ اس طبقہ
میں تسلیم عام کریں اپنی بچیوں اپنی بنوں
کو تسلیم دیں انا کو جو دواست سے منور
کر دے کہ طریقہ کار نفس منسل معلوم ہے ۔
ہر مسئلہ ہے کہ جب ہمیں ظہور وجود لا بھی
ذیل ترین صفت سے پاؤں جو ہمیں گی حقیقتاً
اولاد کا مجموعہ کہہ سکا ذرا عقول تربیت
کر سکیں گی۔ اسی دقت قوم یوں بنا۔ اور بلا
نوجوان باہمت اور سلیقہ شہر یوں کیا پیدا
کر سکیں گی۔ لیکن جب تک ہر نصیب سبائیں
تسلیم سے بے بہہ ہیں۔ اور جو جہالت نصیبت
چلی جھڑ اور نہ معلوم کیا کیا عیوب میں
جھک ہیں۔ اولاد کی تخلیق میں بھی یہ امراض
دو تھارت کرتے جا میں گے ایسی اولاد
سے جو کچھ نقصان پہنچے گا۔ وہ غلام ہے
علی حدت کا ایک جرم مصنفہ نازک
انہم دے سکتا ہے۔ امریکہ کی ترقی جاپان
کے عروج کا ماز صرف نسوانی صالح تعلیم و

تہذیب ہے۔ یہ ملکوں کی طرف کیوں نظر دلا
جو اسلامی ملک کی مثالیں موبہ ہیں نہ کی
کی زندہ مثال فی الزمانہ ہمارے سامنے ہے
ہم دیکھتے ہیں کہ وہ شبانہ روزہ بام اوج کی
طرف گامزن ہے، صرف اسی لئے کہ آج وہاں
عورت مرد کے دوش بدوش شریک کھڑ ہے،
کبھی عدالت میں بیچ کی حیثیت سے کر سٹی
عدل پر نہایت دے رہی ہے تو کبھی بازار
کے پر رہے میں کھڑی سپاہی کی ورہی پہنہ
پہنہ ذرا اس آ کر رہی ہے۔ اگر کبھی قلعہ کی
پار دیوار کی نیں فوقی سپاہیوں کا کھانہ تیار۔
کر رہی ہے تو کبھی ریلوے سٹیشن کے گریٹ
پکھڑی کماٹ چیکر کا کام۔ انجام دے رہی
ہے۔ انقض قدم قدم پر وہ کا ہاتھ شابہی ہے
تو کیا ہاں عریث تسلیم پا کر دنیا کے حال سے
باخبر ہو کر عقل کو تسکین پا کیا اس کا نہ بہ ختم
اور اندلوق واخدار ہو گیا کیا اس کا امن شہم
دیں پاک ہو گیا کیا تعلیم سے اس کو خانہ داری
سے بے پرواہ اور شوہر سے غمناخ کر دیا یا غیر
بلکہ مصلیٰ معنوں میں اس کو وہ کا خد شگہ باغی
یہ جوٹ کہ تسلیم کسی ہوئی چاہیے پھلانی
یا نہی۔ نہ ہی دنیاوی زائد از مذہبیت ہے
ہم مسلمانوں کا پختہ عقیدہ ہے کہ نیت خیر
ہونے کی صورت میں ہمارے دنیاوی کام
بھی موجب ثواب اور دافضل عبادت ہیں۔

حرمِ خواف کی سیاحی ہو، اس کے لئے ہو کا کام
وے گا۔ خیالات دین میں ہوں گے، اس کے
بعد انسان جرمِ کام کرے گا۔ مقبول ہو جائیگا
یہ نہ اسی ہے کہ تعلیم خواہ دینی ہو یا دنیاوی
انہوں کو پڑنے کے نامکمل تعلیم حاصلوں کے
بغیر کسی انسان کو وہ نہیں نکال سکتی
اسی تعلیم ملائی جائے کہ شورش کے مستور
کو دیکھا جائے، انہوں نے اس لئے ہوا، یہاں
تعلیم کی ضرورت تعلیم کو محسوس کرنا
ہے اور اس لئے بعد از تقاضا یہاں
تعلیم کا تدارک لانا ہے طریق تعلیم مناسب
نئے تھک سکے بغیر اسی قسم کا مہم نہیں
چلا سکتا۔

زندگی میں ایسا کدنا نہیں کر جاؤ کہ بعد میں
لوگ تمہارا نام نیکی کے ساتھ یاد کریں گے
آج اس بات پر ان کو نشانہ بٹکانیں
معدیہ و سدا ب کو آباؤ اجداد دکھائیں
حصہ مال ملک کے لئے انتہائی کوشش کرو، بچہ نہیں
قادر و جس میں شہادت کرو تمہارے
صلوات شروع و اولیایا جانے والوں کو
سے تلافیت کی جائیگی، بہ نفعن خارجہ کے
تعبیہ آپ پڑھنے کی تہا یہ نسیان سافٹی
یہ باتیں جو بجا تہ و نصیحت کر کے مخالفت
وہ نہایت آپ کو تباہ و برباد کرنے کے
میان میں پڑتے، راہ دہ کر کے بہت مشکل
لو پاتا ہمارے نام میں کی اور مخالفت کی بھی لگنا

آفریں خواتین کی خدمت میں طریقی
کرناب کہ بہت سی قومیں ترقی کے مسائل
طے کرچکی ہیں۔ جو پیچھے رہ گئی ہیں وہ بہت
سہولت کے ساتھ دوسری قوموں کے طے کردہ
منازل عبور کر رہی ہیں۔ قریبھی اس پندرہواں

تباہی ہے
جس

معاً ونین سالہ اتحادِ نسوان

عمر مراد اونی صاحبہ (میر جناب شیخ زہرا بیگم) صاحبہ قرضی مالک منہار خلیل بی،

وتم من حرك نصارى فاعادهم صاحب المنيعة

جناب مولانا مرثیہ صاحب طاری لکھا جاتے ہیں۔

مسلم سید تقی حسین صاحب یاست پندار

جناب شیخ محمد رسول صاحب دیب فضل، مرتبہ۔

مدرسہ خیر النساءہ، کراچی صاحب

مولانا سید امین احمد صاحب دہلی کے صاحبزادے مولانا سید امین احمد صاحب دہلی کے صاحبزادے مولانا سید امین احمد صاحب دہلی کے صاحبزادے

امیر حیدر کی لوری

(دربارہ مندرجہ تصدیق حسین بھٹا جوڑ)

میر جوی جو یک دم اور شاعر ہوا ہے اس کی نسبت مشہور ہے کہ کسی کا کہم ایک بار سکرانہ کرکین
تھا۔ اور وہ غنہ غنہ سے اس کے بچے کو غلام ہو جاتا تھا۔ تین تہ سال ہو گا کہ اس کے غلام
نوک زبان ہو جایا کرتا تھا لیکن ایسی شایین بہت کم پائی جاتی ہیں کہ کوئی شخص کسی تمام بغیر
صحت سے چند روز میں نو شعر کہنے لگا ہو۔ لیکن اس کا یہی ثبوت ہوا ہے کہ اسے دو چار
ایک اکابر مل پاس بھی نہیں پائی تھیں یہ اپنے ایک شاعر کی خدمت میں۔ اور کہہ گئے تھے۔

ماں جنا ہسید نصیر حسین صاحب قید واسطی۔ فلا کے اہم نامی اور گورانی سے تعلق
طبقہ جو ملی وقت ہے۔ آپ کا کام اس قدر مضبوطیت حاصل کر چکا ہے کہ قتل و قتل سے گریز
کر رہا ہے۔ وہ فتنہ نشی دور نہاں کمر میں داخل ہے۔ شہر میں ہی میں جب ارشدی انی ایک شخص
صحت واسطی صاحب قید کی خدمت میں۔ ہارنا تھا۔ جو پہلے آپ کے بڑا۔ اور سید شاعر حسین کا
مردم اکیل بھٹہ کے پاس بدوشی۔ وہ چکا تھا۔ ایسی شایین صاحب قید کے پہلے واسطی بھٹا قید
کو چاہت تھا۔ اور اس کی طرف سے تو سہا کر کے تھے۔ اور بھٹا تھے۔ مگر میں وہ بھٹا
کو ایک نیکیاں سوجھا کہ ایک لوری گھر گھر ملی تھیں۔ واسطی صاحب قید کی زبان پریش
کی اور صلہ حاصل کیا۔

چرکہ یہ مثال قابل قید ہے۔ اس لئے اس لوری کا اصلی دنیا میں شائع کیا جائے۔ اور
ہوتا ہے۔ بنگلہ اور ہندو کے خانوں میں بھی یہ جنت اور ملی خان پیدا ہوا۔ بچہ کا نام بھٹا
اور بھٹا شیدائے علمدار رکھا گیا ہے۔ اور اس نام اس لوری میں مذکور ہیں

ہزار شکر خدا نے ہرگز کہ چکا قدرت کا اپنے اختر
میں سے کیاں کو دیا وہ دلیر کہ جسے پہنچاں لیا
ہر حق شید و جہش خدا یادہ ادع سے عطا کر
کہ بچے بچے کی جو نہاں پر امیر حیدر امیر حیدر

میر جوی جو یہ لوری یہاں یہاں بلکہ اس
یہ یہی ہے آقا کا اور پر دہیہ یہی ہے۔ اور مال

یہ تعلیم دے کہ کاپارہ باغ امیر کا نظارہ یہ کھڑا کتبہ کی تہ یہ حضرت علی کا پیدا

ہے یا قبل و بخت یا درہ حلال کو بخت اور

کہ چھوٹے کی ہونہاں پر امیر امیر امیر

دراں اور توں کا پالا عاؤں کی گو کا کھلا یہ بھلے مان لے صلیاں اور بھلاں کی دیا

بہاں میں اس شان سے یہ آیا ہوا خوشبوٹا لیا یہ یہ وہاں مل کی تہ کروڑ امیر میں ساتھ لایا

اپنی زنا ورت یہ وہ پستان سستی شہادت و

کہ چھوٹے کی ہونہاں پر امیر امیر امیر

میر علی غمی ہی کا پتا رتی رہے یہ دتا سہ یہ عروہ سہ سہاں بھل وطن کو کھڑا

یہ ملک کے دریں پور و تاشق قوی کاں ہوتا کسی کے ہونیشہ پہنچا کسی کے زخمی ہو پور ہوتا

یہ ہونہاں اور نامہ آور حایہ فی ہ یہ رب اکبر

کہ چھوٹے کی ہونہاں پر امیر امیر امیر

یکل ہو اور یا سمن ہو ہونہاں میں لے چن ہو ہونہاں چا پانہ عروہ ہو ہونہاں ہونہاں

یہ درتوں مان ہو ہونہاں میں لے چن ہو ہونہاں چا پانہ عروہ ہو ہونہاں ہونہاں

یہ لاٹ ہو اور ہو گور اکھ لے ہو گور

کہ چھوٹے کی ہونہاں پر امیر امیر امیر

ہوناہ اجداد اس سے روشن بند و موہا سہ یہاں ہو ہونہاں و مصاہب من ہو ہو ہونہاں

بہر کرین سلطان شہنشاہ بن کرے آتشکی ان بنا لے شہ اسے وہ گلشن ہو کوئی فارابی کوئی نون

یہ ملک اور قوم کا ہو بہر کرے لوں کو یہ عروہ

کہ چھوٹے کی ہونہاں پر امیر امیر امیر

ہو پور لے پے یہ ہیں سہاں تہ برکت پانہ امیر اور تہ عروہ ہو ہو قروہ وطن یہ

و عروہ حلق تہ یہ ہو کہ جس سے زانو ہونہاں یہ کوئی تہ عروہ اسے ہیٹے ہیٹے نصیب یہ اور

یہ القی ہو

کہ چھوٹے کی ہونہاں پر امیر امیر امیر

ظاہر ہو جاتا۔ ظاہر ہے ابھی محنت بہم دینا
 قدم کب کھاتا کہ اس کی طبیعت اچھاٹ ہو گئی
 دل میں کہنے لگا کہ اس صفت کی پابندی ہو
 قید سے تو موت ہزار دہے بہتہ ہے یہ خیال
 آئے ہی سکول سے گھر کی طرف لوٹ آیا آئے
 ہی بستہ ماں کے سر پر اس مذہب سے دے
 مارا کہ اس بیچاری کے اوسان خطا ہو گئے
 صحبت بھری آواز سے بیٹے سے مخاطب ہوئی
 ظاہر میں تیرے صلت ہاؤں ایشیوں
 کی طبیعت کو آج بیٹھے بٹھائے کیا ہو گیا جس
 کی وجہ سے یہ مجھ کو نہ حرکت مل میں کی گئی
 ظاہر ہے اپنے چہرہ کو منہم بنا کر جواب دیکھ
 اناں جان! میں سکول کی قید و مشقت بگو
 ہرگز برا داشت نہیں کر سکتا اگر تہا رہی
 ہے مجھے چڑھنے کے لئے جوہر کیا جانے گا۔ تو
 میں کسی کنوئیں میں کو کر اپنی زندگی کو پیش
 لے لے نہ کر دوں گا ظاہر کے منہ سے یہ الفاظ
 سن کر ماں کے پاؤں تلے سے زمین محل گئی
 بے اختیار آنسو بھل آئے، لرزتی آواز میں کہا
 کہ بیٹا! اگر تہا دل پر دھنے کو نہیں چاہتا
 تو شوق سے جانا چھوڑ دو۔ نہ کہی ہوئی
 کافی دولت موجود ہے، کسی بات کی کمی نہیں
 پھر بھلا ہم تہیں کس لئے جانے پر مجبور کریں
 ماں کے منہ سے محبت بھرے الفاظ نکلے ظاہر
 کا چہرہ خوشی سے منسا تھا۔ نہ تو تہا بول کر

اللہ کی مدد کو یا جو کچھ یوں علی وحشی سے کہنے لگا
 قلیل کو خیر ہو کہنے کے بعد ماں باپ کے
 نور نظر سے آواز ہو کر دوں کی طرف کوچہ و بازار
 میں چرنا نہ شروع کر دیا۔ جو انی کھانا تھا طبیعت
 حیا ش اور لاہور ۱۹۱۱ء واقع ہو چکی تھی۔ بے خوشی
 اور دیگر کٹھنوں کی طرف مائل ہو گیا۔
 بہ معاشوں کی ٹولی جو اکثر ایسے بہ بخت فوجہ
 کی تک میں لگی رہتی ہے۔ اس کے ساتھ شامل تھی
 بہ کھروں کی جماعت نے اس کی رہی سہی کی کو
 پورا کر دیا۔ اس پر کیا تھا۔ دن رات لکھنے
 اڑنے لکھنے ایک ایک کی بھائیں گرم
 ہوئے لگیں یہاں تک کہ ظاہر کی حیا ش کی چٹا
 اب گھر گھوڑا و جگہ جگہ ہونے لگا والدین نے اس
 کی حیا ش ان باتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے تیکر
 سرچی کر بستہ بھی بلدی ممکن ہوئے اس کی
 شاہی کمری جانے۔ چنانچہ اس تجریر کو بھی
 پہنانے کے لئے انہوں نے رشتہ و ناٹھ کے لئے
 ادھر ادھر بات چیت کرنی ہی شروع کر دی
 چکر دیا یہاں ایسے عریض ہمسائوں کی کمی تھی
 جو دولت و ثروت کے لالچ میں چھنکر پڑا
 بھیجے شہرہ نفس اور بگاڑ شخص کو بھی بیٹی
 دینا پسند نہ کرتے، چنانچہ کئی ایک گھوڑوں سے
 پیٹا مات شادی آئے شروع ہو گئے۔ اور کئی
 دنوں تک یہی سلسلہ گفت و شنید جاری رہا
 شادی کے بہن تاہم پیٹا مات میں سے

وہک پیغام اسے اپنے چچا کے پاس بھیج دیا
جو چکا تھا۔ طاہر کے والدین نے تمام حالات پر
غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ طاہر کی شادی
اس کے چچا کی لڑکی کے ساتھ ہی کی جائے۔ یہ
لڑکی جسکا نام عابدہ تھا۔ بنایت ہی شریف
پاکستان سے سیٹھ شہار اور مصروف و مصلوہ کی
پابند تھی۔ خوبصورت اور روحانی بھی قدرت
تھے اسے دوسری عورتوں سے جڑھ پڑھ کر
عطا کی ہوئی تھی۔ جسقدر مانناپ کی فریاد
یہ دختر نیک اندہ تھی۔ شاید ہی کسی خوش قسمت
والدین کو ایسی فریاد دینی نصیب ہو۔
جب تک اس کی والدہ خواہ اسے کھائے کو نہ
دیتی۔ تب تک یہ ریاضت لڑکی چپ چاپ بیٹھی
رہتی اور کبھی جس دھننے کی برائے نہ کرتی لیکن
کا ذکر جبکہ اس کا چھوٹا بھائی اسی نمبر تک
دھن میں مبتلا ہو گیا۔ کہہ کے ہم چھوٹے بڑے
اس کی بیماری میں مصروف تھے عابدہ
بھی کئی دن کی طرف سے رات بھائی کی منت
میں رہتی اسے صبر و استقامت پر "والی و فیہ"
پڑتی تھکیوں کہن یا میں اس کی
دلہ کو اس کا بھی مطلق خیال نہ ہا کہ وہ
عابدہ سے یہ بات بھی دریافت کرے کہ آیا وہ
کھانا بھی کھائی ہے یا نہیں اور یہ کہنے لگے
تیس دن جب عابدہ کے بھائی کو تکلیف سے
فریاد نصیب ہوا۔ تو اس نے پوچھا کہ عابدہ

دیکھتے کو آئے ہیں تم نے بھی تک کھانا بھی کھایا
ہے یا نہیں اس سوال کو عابدہ میں یہ فرشتہ
خصلت لڑکی اس سے ادب عرض کرنے لگی
کہ ناں جان بھلا بھ سے یہ بات کہہ گوا یا نہیں
تھی کہ میرا بھائی تو تکلیف کی وجہ سے مایہ
آپ کی طرح تڑپے اور آپ مضطرب و پریشان
ہوں اور ایسے پروردگار وقت میں میں اپنے تندر
فکرم کو پرکروں۔

ماں (جی) اے کے عالم میں تو کیا تم نے تین دن
سے کھانا بھی نہیں کھایا؟

عابدہ (جی) ہاں (اے) جی انہیں
یہ الفاظ سنتے ہی ماں کھانا فوراً
تیار کیا۔ اسے اپنی لطفات پر اس نے فوراً
بادرہی خانے سے ہا کر اس کے لئے کھانا لائی
اور بنات بہت دیکھا۔ ساتھ ساتھ کھلایا
اب آواز بات و خط ہو کہ عابدہ جیسی
ذشت خصلت اور نیک یہ تہستی کھلاپ
طاہر بھیجا اور مدد دے اور پہلی شخص کے
ساتھ کیا جاتا ہے جو اس چاند جیسی تھی لے لے
یقیناً کہیں ہے اس نے والدین سے اس کے
ساتھ کھانے صحبت کرنے کے غم کیا۔ اور ایک
بیساعلم کہ کہ نہیں اس نے اسے اور اس کے کمال
کے سامنے برابر وہ جو نا پڑے گا۔

الغرض تابع تھو جو جہان کے مجدد و انور
کی شادی دھرم دھام کے ساتھ کر دی گئی۔

طلبہ کے والدین نے دل کھولا تو کون کون سے ختمیں
کھلائیں۔ ناگ و جنگ کی خلیں منتہ کیس
جب شادی کو میں ہمیں روز کا حصہ ہو گیا
تو غریب عابدہ نے ظاہر کی حرکات و سکنات
کو دیکھ کر یہ معلوم کر لیا کہ ایسے آوارہ گرد
شخص کے ساتھ اس کا کسی حالت میں بھی
گزارہ نہیں ہو سکتا۔ باوجود اس خیال کے
اُس نے اپنے دل میں اس بات کا محترم راہ
کر لیا۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے لیکن میں
طلبہ کو کبھی جس کسی شکایت کا رتہ نہیں
دوں گی اور بہ یہ بیٹن سے ہی کوئی
بات نہ ہوگی تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ وہ مجھے
خواہ مخواہ کی تکلیف اور اذیت پہنچائے لیکن
اُس کا یہ خیال غلط تھا۔ ظاہر جیسے گنہ گن
اور بڑا دل مزاج ہے۔ تو یہ کہنی کہ وہ اس
کے ساتھ شریفانہ برتاؤ کرے گا۔ ایک خیال
ہی خیال تھا۔

ایک دن جبکہ عابدہ اپنے کمرہ میں بیٹھی
وہ آن بھید کا مطالعہ کر رہی تھی کہ ظاہر نہایت
تیز رفتاری کے ساتھ کمرہ میں آیا اور کہنے لگا کہ
ایک دوست کو اس وقت رہوں کی خدمت
ہے اس لئے پناز پر کچھ عرصہ کے لئے بھلی
چند دن کے بعد یہ زیور تہیں رہوں گا تو
واپس کر دیا جائے گا۔ عابدہ نے اس وقت
زیور کا مطالعہ نہ سنا تو اُس کے دل کو سخت

تھیں مٹی۔ اور نہایت بے بسی کے انداز میں
جواب دیا کہ میرے کے کافی زیادہ ہو گیا اب
کچھ تھلا ہی ملے دوات ہے یہ عائد ہے
اگر جہن کی بھی نہ دے تو اسے بھی میں
اسی وقت آپ کے قدموں پر نشان کر دے کے
لے تیار ہوں۔ لیکن برائے خدا اس بات کو
ذہن نشین کر لیں کہ جو وہ نہ سنیں کھانے
والے تو بہت دل جاتے ہیں لیکن وقت بہت
کا کوئی درست شاہ نہیں ملتا۔ اسی اس
نیک خاتون نے اپنے ان الفاظ کو نہ سمجھی
کیا تھا کہ ظاہر ہوش غصہ میں بڑک اٹھا
ایک دم آگ بگولہ ہو گیا اور اسے نہایت غصہ اور
تہذیب و شرافت سے مگری ہوئی گھیل گھنی
شرع کر دیں اور اُس جملہ شہخت کو ہوش کی
تھوکر لگا کر اور گھٹ کر یہ حکم دیا کہ مگر تو نہ ہی
ظہر زبان و دمازی کرتی ہے تو اسی وقت اپنے
کھلی جا۔ مجھے تمہیں سی نہیں اور کینہ پوری کی
ہرگز کوئی پرواہ نہیں اور میں آج سے مجھے اپنے
گھر میں دیکھنا نہیں چاہتا۔

اس وحشیانہ سلوک نے پجاری عابدہ کے
دل کو پاش پاش کر دیا۔ اپنی بھوتی برائی قسمت
اور اپنے والدین کے فعل خرد پر وہ مہ کر آنسو
بھانے لگی کہ انہوں نے دیدہ دانستہ بچہ ایک
ایسے جوہر کے حوالہ کر دیا ہے جو کسی طرح بھی
انسان ہونے کا مستحق نہیں۔ بسوں اپنی

زندگی کے باقی ماندہ ایام گزار دوں نہیں چکس
 طرح گزار دوں۔ اپنی خیالات میں گرتی پڑتی
 اٹھی۔ لیکن نامک پر چرٹ آئے سبب
 سے کھڑی نہ ہو سکی۔ آخر بصد مشکل اس خدا
 کی بندی نے ظہر کی نماز ادا کی اور دعا کا نیند
 میں بنائیت شروع جنسوع کے ساتھ یہاں
 مانگی کہ اسے زخمی دلوں کی ذیاد کو سننے والے
 درمخلوموں کو ظاموں کے نیچے سے بات
 لائے والے خدا باتوں کو صراطِ تہذیب
 پہننے کی توفیق دے۔ نہ مجھے ذات و برائی
 سے چائے کے لئے اپنی آغوشِ رحمت میں نہ
 مدبہ و تکلیفوں کے دن اور صیحتوں
 کی دیتیں صبر و استقلال کے مانور کا حق ملی
 گئی۔ بہ لحاظ یہ گھر دنیائی کی پریتانیوں
 میں بکائے کسی واقعہ ہونے سے مضامین ہوتا
 چلو گیا ظاہر کی ناشائستہ برکات سے اس
 کے والدین کا دل بھی کسی کی رہنے سے محفوظ
 رہ سکا۔ چنانچہ اس مالا حق بیٹے نے پشیمین
 والدین کو چھوڑ پھاڑ کر ایک علیحدہ مکان کو
 پہنچا لیا۔ اور مظلوم عابد کو خداوند تبارک و تعالیٰ
 سے اس قید تنہائی میں قریبہ کر دیا اور خود
 نہ ہر معمول یا معاشوں اور غفلتوں کے
 ساتھ اور وہ پہلے ناشر و راز دیا چھ چھ سات
 سات دن گزار دے تھے۔ یہ جوں سے جی
 گھرائے کا نام نہ لیتا۔ اور بچا دینی عابد تکلیف

بھی کوئی بھی کسی نے کھانے کے لئے نہ بھیجا۔ ہم
 دن بھر کی میٹھی ہوئی اس کی یاد دہانی «شاہد»
 ماما سے پیسے دو پیسے کے چھینے چنگا کر کھاتی اور
 خدا کا شکر بجا کر سوجاتی غلوں کی سپر افرا
 صیہ سو کہہ کر کاٹنا ہو گئی لیکن صبر و ذہن
 اس کی فیرت و حیرت پر کہ نہ تو کسی کے سامنے
 دست سوال ہی دراز کرنا گوارا کرتی ہے
 اور نہ ہی کسی کے سامنے اپنے خداوند کی شکوہ
 نکالتی لے اب کہہ مٹی ہے
 مات کا وقت تھا بال سن رہا تھا
 اہل کھپ پک کر ہت پھیلا۔ ہی قسرتین
 تنہا گھر کے کونے میں بیٹھی ہوئی ہنسی پر دوستی
 پر گریہ زاری کر ہی تھی «اسی اثنائیں میں
 جلا دھاپ آیا اور بنائیت کر دت اور از میں لڑکی
 معصوم عابدہ سے دریافت کرنے لگا کہ آج
 میرے لئے کیا کھانا پکایا ہے؟ مظلوم اور کھانا
 بڑی عذاب دیا کہ مظلوم اور امیہ نہ ہونے
 کی وجہ سے کچھ جی نہیں تیار کیا جاسکا
 بس اس جو بکا مٹا تھا عابدہ کی گھبراہٹ
 سے شے کھانے سے صحت زین سے پتھر اٹھایا
 اور اس زلزلہ کے ساتھ عابدہ کے۔ یہ میسکیا
 کہ اس غلوں کی ماری نے سننے کی مٹوں
 بنا دیا۔ یہ ہمیں «خاترا» غلوں کی بہت
 سن دھیا۔ ہی کی مہجرت پہنچ ہی خیریت
 بڑھتی قسرتین فاش تھا از میں پر جا پڑی مل

جو کشادگی کے روزے ہی اس کے پاس کام کرتی تھی اور جو بیچ معنوں میں اس کے کچھ اور کی معاون تھی وہ اس شور و غوغا کی وجہ دریافت کرنے کے لئے جھٹ کوٹے پر چڑھ آئی کیا دیکھتی ہے کہ عابدہ زمین پر بیہوش چاروں شانے پرت پڑی ہے اور پانی ٹاکر عابدہ کے منہ میں ڈالا اور اس کے پاؤں دھانے شروع کئے۔ کچھ عرصے کے بعد اسے ہوش آیا شکر بجالا کر اٹھ بیٹھی اسی دور میں باپ سے اس کا والد بھی اس کی خبر پڑی کے لئے آدھل ہوا۔ عابدہ کی حالت پریشان ہو دیکھ کر اس نے پوچھا کہ عابدہ تو نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے خیر تو ہے؟ عابدہ نے اپنے دل کو مضبوط کر کے یہ جواب دیا کہ پیاسا قبلہ کو لی بات نہیں میں ابھی اور پیت پیچے آ رہی تھی کہ یہ دھڑپ سے پاؤں پھسل گیا جس کی وجہ سے میں گر پڑی اور سر پر پوٹ بھی آئی ہے۔

یہ غلط واقعہ اُس نے اپنے والد سے محض اس لئے کہا کہ اس نیک بخت (جو کہ یہ معلوم تھا کہ اس نے اپنی تمام غلاب اسی شخص کے

ساتھ بسر کرتی ہے) اس نے اس کی شکوہ و شکایت کی تو معاملہ بگڑ جائیگا۔ اپنے پرانے باتیں بنائیں گے اور زیادہ تر یہ اپنے جھکے ہی پر۔ اگر نہ پتا ہوتا تھی بس کا وہ خدا کے سامنے اقرا کر مٹی تھی یعنی وہ خود تکلیفیں برداشت کر لیتی لیکن عابدہ کو کسی بھی شکایت کا موقع نہ دیا۔ چار سال کا ہیل و ہیل اس عابدہ نے نہایت مٹلی اور عصیتوں میں ہی گزار دیا۔ اپنی مصیبت اور تکلیف پر نہ کاشکے بھائی اور اپنی محرومیت، نہ بھائی، مائیں کسی بھی بہانہ گزارنا میں عابدہ نے ایک بار دی عورت سے بہتہ لفت کا اندازہ کر لیا۔ پندرہ میں غلام کیا معلوم عابدہ سے یہ سوکن کا بڈ پنے دیکھا گیا اور اس نے بڑھتی گئے ہی یہ ایک امر چاہی ہوئی عابدہ کو اتنی توفیق بھی نہ ہوئی کہ یہ کسی لڑکے یا بچے کو بہا کر اس کا باقاعدہ علاج ہی کر دے دو تین ماہ بیمار رہ کر یہ خدا کی بندگی عابدہ کے نامہ اعمال میں نہ بننے والے گناہ کا داغ لگا کر ہمیشہ کے لئے نصرت ہوئی (فرحت)

ضروری گذارش

مہربانی فرما کر اس بات کو نوٹ کریں کہ معاہدہ بت کرتے وقت مہر خریداری کا حوالہ دینا کا نتیجہ ہم ہمیں ہے۔

ایجنو

رسالہ اتحادِ نسوان کی مقبولیت

[illegible][illegible]

خون اتکا داخل کے ہم سے بھی کر دیجئے
جس میں اتکا دی بنوں کے مکتوب شائع
ہوا کہیں :

محمّد مصباح بنابر تہ بنابر تہ بنابر تہ
صاحب مجتہد بیاد اول

اور ذرا سال اتکا نواس انہیں کا حصہ
سے انتظار تھا، دی ہنی وصول ہوا۔ جسے
اسی وقت دکاندار کا کرپڑ جائیگا رسالہ کے
ابتدائی دور میں برسات ہے اس سے توقع
ہے کہ اس کی نویسیوں میں روز افزوں ہونے
ہوگا اس کا۔ حقیقتاً انشاء اللہ شاہ ابو محمد
اور یہ ذقن نواس کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا
نیز مرثیہ نواب زانی خلیفہ ملک بنان بن گنہگار۔

۱۰۰۔ اس پنپیا یا آرمی شلٹ
میں نے رسالہ نو طالع کباب لہ یہ ایک بہترین
رسالہ ہے آپ یہ نام بخوشی جاری کریں
محمّد مصباح بنابر تہ بنابر تہ بنابر تہ
آقا نواس بنابر تہ بنابر تہ بنابر تہ
بات تو معلوم ہوئی کہ عالم نواس میں ترقی کی
تھمکی ہو رہی ہو، جس سے اس بات کے معلوم
ہوئے ہیں کہ اتکا نواس کی عورتوں کو خوش ہونا
چاہیئے :

محمّد مصباح بنابر تہ بنابر تہ بنابر تہ
رسالہ اتکا نواس کے حوالہ سے خوشی ہوئی
آپنے اس کی کو محسوس کرتے ہوئے ایک چٹھا

کا اجرا کارکنان رسالہ کی ہمت اور خلوص
قالب ہائیں شہوتہ نہیں آپ کو اس ہمت
مردانہ پر مبارکباد دیتا ہوں اور درخواست
کرتا ہوں کہ متی الاکان زیارات اپنی سے
اس کو پائیں۔ مسلمان کے انتخاب میں سائی
اور اسلامی روایات کو ملاحظہ رکھیں انہیں
پھر شہید اور مبارکباد دے رہا ہوں۔

محمّد مصباح بنابر تہ بنابر تہ بنابر تہ
رسالہ اتکا نواس کا بعد میں تمام
گوشہ نشینوں کو ملے۔ یاد رہی اخلاقیات
کا حکم یہ تھا کہ آپ کی بات اور ارادے میں
یکتہ ہو۔ یہ بات کو یہ دیکھ کر دیکھ کر
ابو محمد بنابر تہ بنابر تہ بنابر تہ بنابر تہ
جائے گا۔ اے آپ کا یہ خدا کا نوال
پہلے ان پر ہے خوشی کی بات ہے کہ ہر
تہمت کی طرف سے معافات کی جگہ ہو رہا ہے
اللہ کی کوشش کر رہا ہے اللہم زدود
محمّد مصباح بنابر تہ بنابر تہ بنابر تہ
بنابر تہ بنابر تہ بنابر تہ بنابر تہ
اس کو پسند کرتی ہوں واقعی اتکا نواس
عالم کی باطنی نویسیوں کے لحاظ سے ایک اچھا
رسالہ ہے اور اس کے لئے بہت کچھ امید افزا
ہے لیکن اس کا نہ کچھ جھانپیں امید کی
جائی ہے کہ تب اس کی کو پورا کرنے کی کوشش
نہیں لے دوسرے اس میں ایک مستقل

ہونے والی کوششیں ہوشیاری کے دوروں کو کسی طرح معلوم ہو گیا کہ عدالت کے پاس مل ہے چنانچہ مزدوروں نے اپنی جھوٹے بیانات سے کہنے کی دعوت دی عدالت نے وہاں ٹھہریا عدالت کا قاعدہ ہی مل بھیکے مزدوروں کے سال میں پہلے ہی ذوق لگایا تھا عدالت کو مزوروں نے بنائیت پر مبنی سے قتل کرایا اور تھوڑے پر قبضہ کر کے اپنی جھوٹے بیانات سے تھوڑی اور فاصلے پر عدالت کی لاش کو دفن کر دیا بندران تمام واقعات کو ایک کتاب ۱۰۰ سبج ہی مزدوروں کی جھوٹے بیانات سے مل گیا اور ایک پر جا بیٹھا، جی اے بی نے نئے تھوڑی ہی یہ گندی تھی کہ ایک گھریز اور انیسکل پر سو اس سال سے گدا بندہ نے بھٹ آگے بڑھ کر گھریز اور کے پاؤں پکڑ لیے افسر توبندہ کی سخت سے خوفزدہ ہو گیا اور بندہ کو ہٹانے کی غرض سے ایک چھلڑی دسیہ کر دی مگر بندہ وہاں سے نہ ہوا باوجود چھلڑی کھانے کے گھریز کے پاؤں ہلکے گیا اور ہاتھ سے کچھ اشارہ بھی کیا اتنا ہی نہیں بلکہ افسر کے کوٹ پر پکڑ کر مزدوروں کی جھوٹے بیانات کی طرف کھینچا جا۔ بندہ کی اس حرکت سے عدالت کے دل میں کچھ جھجھک پیدا ہوا، افسر نے بندہ سے کہا کہ میں چلتا ہے بندہ نے گھریز اور

چھوڑ دیا اور ٹھیک اسی جگہ جہاں عدالت کی لاش دفن تھی افسر کو لکھ دیا اور بیٹھا لگا اور ساتھ ہی اشارہ کر کے انگریز کو بھاگنے کی کوشش کرنے لگا۔ بندہ کے اصل مقصد کو کسی قدر بھکڑ پولیس کو بلایا گیا پولیس نے موقع پر پہنچ کر بندہ کی مدد سے دفن شدہ لاش کو باہر نکالا اس کے بعد انگریز افسر خود پولیس کو ساتھ لے کر مزدوروں کی جھوٹے بیانات میں لیا۔

پولیس نے جھوٹے بیانات تمام مزدوروں کو رست میں لے لیا اور سب ایک دکان میں کھڑا کر دیا، جہاں عدالت کی نظر ان مزدوروں پر پڑی، عدالت نے دکان پر جان پڑھا اور سب کو دکان سے باہر اور جہاں تک پولیس نے عدالت کی تھوڑی دکان سے مل کر لیا، عدالت نے ان کو کتار میں اور اس کا قصد کم نہ

پولیس نے ان کو تمام دکانوں میں گزرتے ہوئے عدالت میں پیش کیا اور عدالت نے چلا، بندہ کو وہاں ہٹا دیا، عدالت نے جہاں سے جہاں سے گیا، عدالت نے نہیں لیا، عدالت کو حکم دیا

عدالت نے جہاں سے جہاں سے عدالت میں پیش کیا اور عدالت نے چلا، بندہ کو وہاں ہٹا دیا، عدالت نے جہاں سے جہاں سے گیا، عدالت نے نہیں لیا، عدالت کو حکم دیا

پیر

(: جناب مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی (ع))

مہمانوں کو شرفِ صاحبِ خاں کی بلندہ یاہ شخصیت کسی سادگی کی صحاح نہیں اخبارات اور رسائل کے پڑھنے والوں پر آپ کی قابلیت سلسلہ حقیقت تو یہ ہے کہ خبری دنیا میں آپ کا وجہ بہت بلند اور بالا ہے آپ کو ایسے وقت میں مضمون لکھنے کی سہہ خاں کئی بلند سال لکھے جانے ہیں بہت ہی تندرست و قند تھا مگر آپ بہت ہی س مضمون لکھتے تھے اور کوئی تہدایت فتنے کی غلط ذیل کا یہ سبق آموز مضمون صرف چند سطروں میں خوب لکھا کہ ہمیں حکمران کا سبق دیا۔ اس نے بہت دل لگایا مگر میں نے یہ ہے کہ خاں کی جنیں آپ نے لکھا ہے۔

زیادت بہت۔ صفہ ہوتی ہیں گی ،
 مجھ فدا ت پسند فرمائیں یا پرانی
 لیکہ کا فقر مگر کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نے
 خیالات کے آزادانہ اظہار میں ان نقائص
 کا وہ پیشی کماؤں بوسلوانہ کی
 تر ہی اور اس کی زمیں سے
 دامن خیرہ سیلاب سے بھی زیادہ
 المائیزہ ساج ہنسی آستین میں پھیلائے ہوئے
 ہیں با اور چہرہ میں کھچھکتے ہوئے پانیوں
 کی جھلس کرتی چادر پر اس کوکوت سناٹوں
 اس نوعیت کے ساتھ بہت نفوس گڑے
 کھڑے ہیں گڑ ویش کی ہولناک بربادیوں
 کو یکہر ہی نہیں سکتے چھوٹے چھوٹے مصوم
 قطعہ پیٹری شجرہ میں مرجوں سے جا
 الجتے ہیں۔ وہیں قدیر حیدر میں سوئے ہوئے
 دجوان کو بیدار کرتی ہیں پھر چمن متن حمد

(2)

طُفُلَانِ ۛ دِیُو زِدُوں تَسَاہِ لَیے کُوکُٹَا کُجَٹَا
جِیٹَاں کُٹَا پَچَہِ رِی کُی دِی دِیَا پَر سَہِ کُڈ جِٹَا
ہے !!! اِیہ ہے فطرت کا گھنٹنک تقم یہ
کون ہے جہاں ۛ جُوت حاصل کرے ؟
هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُسْلِمِ
ۛ قَوْلَانِ ۛ

آج دنیا کا معاشرہ نظامِ سچائی کے جس
دو بلوں سے گنہگار ہے وہ کچھ جہری سنگھوں
کے لئے یہاں ہی رہی وہ لذت تھی جس سے
انہیں کے گرد و پیش مردوں کی تعداد
پانچ سو تہاڑی یا تھاکو تودہ پنے
چرواں میں تباہ ہوئے تھیں اور ندرت بچا
دے نقاب پہر کریں مگر نہیں بہت بدنام
چوکیا کو فطرت کے اس خوبصورت ماز کے نام
کڑی کی مزاکب ہو سکتی ہے اللہ جل جلالہ کی قدرت

فاک و خون میں ملایا۔

آج زمین اسی عورت اور اہل اسی عورت
کی ہے مجاہدانہ دلازدستیوں کے قدموں کے نیچے
چراگہ نور نہ مٹنی ہے اور یہ بے کنڈیا ت
سے پہلے ایک اور قیامت برپا ہو جائے اور جو کچھ
انسان نے مذہب اخلاق علم سائنس تجوہ اور
تہذیب سے حاصل کیا ہے تو وہ فاک تہذیب کو مٹا دے گا۔

کہا جاتا ہے کہ حیات کے ہم مسائل حل کرنے
میں ہمارے ذہن اسی میں ہے کہ ہم عورت بننے کا
کلیں اور عورت کی آسمان کی سبلی حیات سے نیچے
ابھی ایک بچہ پانی مسٹرڈن آندوں اور ہڈیوں
اور ان کے ساتھ ان کی زمین پر پڑے اور ان کے
اور غلاموں کے لئے اور ان کی زمین کی زمین
قبل اور وہ بیکہ جو عورت اور ان کے لئے ہیناک
فرشتوں کے اور ان کی زمین کی آہنی گنہگار
چھین لاکھتی ہے اور میں جو اس نے خانہ کعبہ
ذات اور ان کی منت سے نیچے اب ہم توں چھین
سب کچھ لاکھتی ہے!!!

میں نے باہر غم کیا کہ آیتانہ اور ان کی
کے تہذیب کو لاکھتی ہے اور ان کی زمین کو
پانی بنگر جاتا ہے اور ان کے لئے بڑا سبب
ذاتیہ اور ان کے لئے بڑا سبب اور ان کے لئے
اسلام سے مس کچھ لاکھتی ہے اور ان کی

آسمان کو لاکھتی ہے اور ان کی زمین کو
دیکھ لیتی ہے کہ عظمت و جبروت کا وہ زبر
ہیکل جس کو یوسف متاشعین کی مہبت کو لاکھتی
برتر مراکش اور ہسپانیہ کی زمینوں کے کھول
انسانوں کے خون سے لالہ زار بنا کر میں کیا تھا
اور جو پوری ذریعہ صحت کی تھک ہم مغربی یورپ
کے لئے ذلت اور خوار کا پسند کیا ہے جس طرح
چند دنوں میں مٹی کا کیک کھیر ہو کر رہ گیا؟

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا اَمْرَ الْمُشْكِكِيْنَ
اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ اَمْرَ الْمُشْكِكِيْنَ هُمْ فِيْ سُلُوْطٍ

وہ اور ان کے آقا قبل نصف ہند
پر ہے زمین کے اور ہمالیہ سے پرستار اور ان کے
پرستار اور ان کے بڑی بڑی جابر قویں کتوں کی
دن ڈیل کر کے فاک و خون میں ملایا ہے اور
اور ہیشیا، ذوق یورپ کا ایک بڑا حصہ پاؤں
میں پرستار اور ان کے آقا قبل نصف ہند
جا قبالی نے ان کا میلے عورت کے بے نقاب تہذیب
کی بے نقاب لکھ سلطنت کے عالم میں
میں نہیں ہو گئی جنہاں اور ان کے لئے اور
جورف اور پرستار کے آل کو لاکھتی تھی اور
کھتی تھی اور ان کے لئے اور ان کے لئے اور
کے آگے ایسی کھلی کہ پھر بھی مر رہا تھا کی اتنے
میں شمال کی طرف سے ہونہ اور ہسپانیہ
سبب اپنے جنہوں نے طرفوں بلو عدلیں
کی طرف سے عظمت سلطنت کو ہمیشہ کے لئے

عورت کی دل کی گہرائیوں تک لکھ سکی
 ممکن بنا تو جاؤ اور دیکھ لو کہ وہ جس چیز کو
 کائنات کی ہر چیز پر پرتی دے رہی ہے
 اس کی قوت جاؤ یہی ہے اور یہی وہ ایک
 چیز ہے جس کے ذریعے وہ دلوں کی دنیا پر
 آج تک مسلط رہی تو کیا یہ جو سکتا ہے کہ وہ
 اپنی اس سب سے زبردست حوازیں طاقت
 کو اتنا کام کرنے کے بعد بھی قائم رکھتے؟
 نہیں! انہیں بچہ نہیں بچتا یہ سبب وہ سب نے
 جو کچھ غصہ ہے یورپ سے واپس آنے میں
 بتلایا کہ یورپ بھر میں یونان ہی ایک ایسا
 ملک ہے جہاں کی عورتیں نقاب کو دیکھ ہی
 غنڈہ کھتی ہیں جیسے اپنی خوبصورتی کو
 اور جو دلیل ان کے دعوے کو زیادہ مقبول
 بنا رہی ہے یہی ہے کہ اگر ہم اپنے بہنوں کو
 بے نقاب کریں تو یہ بھی بہت جلد اپنی
 کشش کے مقناطیسی اثر سے ہودھ کر دیے
 جائیں کیونکہ نظارے کے لئے تڑپا سی نیت
 سے بڑھتی جائے گی جتنی کہ کسی حسین چیز
 کو زیادہ چھپایا جائے ان کی یہ دلیل مؤثر
 ہو یا غیر مؤثر مگر اتنا تو ضرور کہا جاسکتا ہے کہ
 عالمِ محسوسات کی ہر چیز جو چاہے اپنی آفریں
 میں کتنی ہی کیوں نہ دیدہ زیب ہو کثرتِ نظر
 سے اپنی حقیقی جاذبیت کو کھو دیتی ہے سب
 سے پہلے انسان کی سب سے اولین نگاہ

جانباً جو جب نقصان کے ناشناہی پتوں میں
 نہیں آئے وہیں اور آئے جیسے غلط فہم
 ہیڈے اڑانے جا رہے ہوں۔ جب سائنس
 اور طبیعیات کے دانشور کائنات کی چیز
 کا تجزیہ اور تنقید کیا جا رہا ہو اور پھر جس وقت
 بڑے سے بڑے دارالعلوم و کتب خانوں
 کا رخانوں منڈیوں اور بازاروں میں انسانی
 اعضاء ہندو متھرم کا رہو عورت کی بے میلی
 کے لئے بھی کوئی گنجائش کا سکتی ہے یا نہیں
 ہمیشہ ناکام رہا کائنات منطقیانہ نقطہ کے قریب
 تک ہی پہنچ سکے۔ جس کے لئے آج طبقہ نامہ
 ایک خاص مقصد اور مردوں کی وہ جماعت
 جو اسی تک حالات کے ہر تین عادات سے
 نہیں ملتی یا عاداتِ قبائل سے کام لے رہی ہے جھگڑ
 رہے ہیں کیا ان کی زندگی کی کشش میں عورت کو
 نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور وہ نقاب ہی ہے
 جس نے ہر دفعہ عورت کی بے نقاب جسامت پر
 تھوڑی پروا نہ کی اور اس کو نسلِ انسانی کی
 سب سے قیمتی نعمت سے باز رکھا تو میں چاہ
 عم کہ کیا وہ ذمہ دار ہیں جو فطرت کے قانون
 نے عورت کے نازک کنہ حواس پر ڈالی تھیں
 پوری ہو چکی ہیں جو آج وہ اس طرح دیوانہ وار
 ان اعمال و افعال کی انجام دہی کے لئے لگے
 بڑھ رہی ہے جو صرف مردوں اور بچوں
 ہی کے زبردست ہاتھوں کا انکا بچاؤ کئے ہیں؟

یورپ آج اپنی منزلی زندگی گذار رہا
 پر فوجوں ہے اس کی وہ حقیقی خوشی جو
 صرف اس کو عورت ہی سے مل سکتی تھی اس
 سے چھینی جا چکی ہے وہ مضطرب ہے کہ اس کو
 بڑی بڑی قیمت دیکر بھی حاصل کرے اگر
 وہ حاصل کر سکے اس کی تمام رہات عزم
 آہیں ارادہ ہار دے ابھاپ اور برقی کے
 پروں پر اڑ کر تمام دنیا میں ڈھنڈا دیا، مگر وہ
 چیز جس کی تلاش میں وہ اس درجہ غیر ارادہ
 اور بیقرار ہے اس کو نصیب نہ ہو سکی وہ دنیا
 کی دنیا کو فتح کر چکا اپنے دماغی افوق افغانی
 برتری کو منوا چکا قوموں اور ملکوں کی تعمیر
 اپنے علمی و اداری کشفات سے نہ کر چکا
 اور اس آسمان کے نیچے اس زمین کے اوپر نہ
 کو جو چکا پہاڑوں کو چہ پکا زمین کو گرد و غبار
 بنا کر ان پکا پھر برباد بنا کا فی کیا تو ہمارے
 تک کے تارے توڑ دیا مگر نہ فی تو وہی حقیقی
 مستہ بغیر فانی خوشی جس کو وحدت کا نہ ہوتا
 دل لپٹے حسین پہلو میں ہزاروں سال سے
 پہچانے ہوئے تھا اس دیکھو اودہ کہاں تھی؟
 اس کو اس کی نظر لگا کسی کیوں وہ اس
 سے کہہ کر دینا نہ وہ رتی اس کے لپٹا
 اور اس کی کے لپٹا سدھہ بیکار ہیں مضطر
 میں ڈھنڈا دیا یہ تھے نہیں تلاش کرتے
 اس کا کام بتے برس ذلک حسرت گھٹین

آج سنا ہنساں سارے اکھٹھاں سوچ
 پھول شبنم مسبزہ آبشاریں کسار لا زار
 نیلہاں چمن زریں پانی نور پاش شعائیں
 سب ہی کچھ دیکھا ہوگا مگر کیا کوئی بولا سکا ہے
 کہ وہ لکھا ہیں بھی وہی تھیں بہن ت آج بہن
 تمام غلام حسن کا بے تاب جلوہ روز دیکھتے
 میں اور بہت کہ متاثر ہوتے ہیں بہت صرف
 یہ سے رقت کی یہ بے نظیر صنایاں بھی
 ہزاروں سالوں سے نقابی کی نذر ہو کر
 رہیں۔ اور اب ہمارے لئے آفتاب مانتا
 تہ سے یہاں ابتداء نو جسورت پرندہ
 اور صفت و شفات پانیوں پر قوس قزح
 کے زریں کس لکھی ہم جس کو ایک سور
 منکران کو دے سکیں یہ بھی نفسیات کا
 نامہ اصول نہ کہ بوبات اپنے تسمس اور
 تو تیرے ذبیحے عام ہو جائے تو پھر یقیناً وہ
 اپنی جاذبیت کو گم کر دیتی ہے۔ تو کیا یہ اصول
 نسوانی حسن کی اسد رعب اندازنی ہے بھی اپنے
 اثر سے محروم کر دیا جائیگا اور وہ حسن و عجب
 کے عزیز ہمدوں میں مستور ہے کس پر ہی
 کے عالم میں ہی رہا رہیگا وہ اس کا جہان فہم
 اور تجربہ دے چکا ہے اور آج بھی دیا جا رہا ہے
 کیونکہ قوانین فطرت آفتاب و مانتا بنو
 طرح اپنا ایک ہی راستہ سمجھتے ہیں اور ہر بھی
 بھی انسانی تہذیب کے آئے رنگوں میں ہوتا

یاد رکھو، اگر فلاح روٹھ گیا تو پھر مٹا نہیں
 ہاں کتا وہ ایک فہرست پر کچھ ہتھم آپ
 لایا جاسکا ہے یہی ہے وہ مہارجر قوموں کے
 قصیدہ نوا مہاشیت سیاست و مہکت و تعمیر
 کرتا ہے آرائش دیتا ہے اگر اس سے بے اعتنائی
 مٹی لٹی تو پھر یہ چل جائیگا اور جانتے ہو چکے کیا
 ہنگامہ بستیاں اجڑ جائیں گی آبادیاں ویران
 ہو جائیں گی اور تہادی قوتیں اور ارضی طاقتیں
 محض پیکر ہوں گی کس کو اس اسکو ہر جاکھا
 ہے واپس جاسکیں ایک دفعہ پھر لٹا سکیں :
 میں تم سے کہتا ہوں کہ دنیا کی تمام سر زمیناں
 کاما نیاں اگر تم سے چھینی جائیں گی تو تم سے
 کچھ بھی چھینا نہیں آسکا مگر فلاح ہے اسکا گریہ
 چن گیا تو پھر چھو کہ تہا کی طرح تم چھین
 لی گئی اب زندگی کی توقع زندگی سے کی جا رہی
 کیا ہے؟ چند نقش ہیں جو چلتے ہوئے پانی
 کی سطح پر ہوا کی نرم و نازک لہروں کے صحت
 اس میں پید کر اپنے پس کہ کوئی بھی ہی موت
 اٹھے اس کی زندگی کے صفحہ کو مٹا کر تکی بٹھا

مجھے اب آخر میں اپنی محرم بہنوں سے
 صرف ایک ہی بات کہنا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ
 اگر کسی غیر مسلم مصل سے متاثر ہو کر کسی ملامتی
 اور غیر مستقل نام و نمود کی تالیف میں وہ بے ہوش
 اختیار نہ لائیں گی، جو عمر بہت کی آفریاد ہے

تو یقین مانیں کہ وہ اپنی اخلاقی اور مصلحتی
 عظمت کو نقصان پہنچائے بغیر ایسا نہیں
 کر سکتیں، مہذبات اسلام کے ذریعہ کائنات
 آج بھی ہمارے سامنے ہیں جو انہوں نے پرے سے
 مصالح اور غرضی شعار اسلامی کو کسی بھی مادہ سے
 نہ دیتے ہوئے وہ وہ کابائے غیبی ہمارے ہمارے آج
 یورپ کی عظیم باد و بد و سدھہ اعلانے بھل اور
 بلا خانیوں کے کھن کی گرگاہ کو نہ پہنچ سکیں ہیں
 وہ واقعہ بھی تک جھوٹا نہیں جب ابن زبیر کے
 مظلوم کے محاسبہ کے کتبہ زبیر کے یوں سے تنگ کر
 اپنی والدہ سے مشورت فرماتے تھے کہ کیا میرا
 ترک کر دیا جائے اور دشمنوں کی شیطانی طاقتوں
 تو سنو وہ پہلے نہیں توں کیا جواب دیتی ہو ابن زبیر
 تو راستی یہ تھا کہ اب اس نے جلی پتھر آج بھی اسی غلطی
 ہیں چنان کہ تھے سب کا دنیا پرستی میں کاما بھی
 عصبانیت یہی تھی کہ وہ ایک سال کے لیے زیر
 بنیں اگر آج بھی دنیا کی حالت کو چاہتے ہو تو بتاؤ کہ
 سدھوں کے ان کی خواہش میں تہا سے پس
 کیا ہے جو صرف تہا سے کہنے سے اور تہا سے اہل
 کو سچ سمجھتے ہوئے شہید ہو چکے ہیں بجا و تلواریں
 کے سایہ میں بہت ہے میں تہا کی محبت کسی
 ایک اصول کی حیثیت کے ہوئے زیادہ پسند
 کرتی ہوں سر زندگی کے مقابل میں جو کہ تم
 پہنچ سکو کو چھوڑ دینا کہ کیا اس سے بہتر
 یہ ہے کہ وہ اور اس سے مضبوط تر اصول

یہ نیکو گئے پیدا کیا ہوا سلام ہے اسکی نفس تعلیم
اسی کام نے جو یہ مکمل کیا ہے اور پیشہ رہے گا

زندگی اور اس کے برابر جی جرات دلیہ کی
کسی عورت میں ہو سکتی ہے یا یہ جذبہ جرات

شوق تعلیم

(از محمد رسالوں کا ماسم)

ہے پردہ ہیں اسے غور چا نگہ ہار سے جائز
حقوق ہیں دو ہادی خدا و رسول کی دی
ہوئی آزادی ہم سے نہ کو اور کچھ کچھ ہم ہیں
بہ پردہ میں ہی بہت کچھ سیکھ سکتی ہیں اگر آپ
سیکھے دیں جو بہت کچھ پیدا کر سکتی ہیں اگر آپ
جائز دیں اپنے ملک کی تباہی کا باعث آپ
خود میں طو تیں جن کے اوپر آپ کچھ کچھ کی
پادش و تربیت کا انحصار ہے آپ انہیں مل
ہاں بنو کنہہ نازش رکھتے ہیں اسی حالت
میں وہ بچوں کو کیا تینہ سیکھا سکتی ہیں اور کیا
مردہ بیت اسے سکتی ہیں جبکہ وہ خود ہی
جاں اعلق ہیں اس کی لاد سے ہی کچھ کی تربیت
و تعمیر و مع ہو جاتی ہے اراں علم ہنر و
نہ ہائی تو وہ اپنے بچوں کو کیا تعلیم دے سکتی
ہے؟ جب انسان کی حالتیں واضح ہو جائیں
تو تربیت و تعلیم کوئی اتہ نہیں کر سکتی چاہے
حک کی طو تیں سانی جہالت وہہ سلیکی کا ان
عورتوں پر نہیں ہوں پہنچے ہو کوئی کو تعلیم

بعض مرد ہندوستان کی عورتوں کی
بہ تہذیبی و عدم سائنس کی شکایت کرتے
نظا آتے ہیں میں یہ نہیں مانتی کہ ان کی
شکایت غلط ہے ظاہر ہے کہ یہی عورتیں
جن تک تعلیم جدیدہ کی روشنی میں تہذیبی بہت
بڑی تعداد میں موجود ہیں میں میں اپنے
معدہ بھائیوں سے معافی یا بہت ہونے یہ کہنے
کی جرات کرتی ہوں یہ کہہ رہی ہوں کہ لکھو نے
ہمارے ذہن کنہہ کر رہیں یہ مدبدہ ہمارے
کا ذریعہ بھی آپ ہی ہیں مگر دروازہ چہ نہ بہ
رویا گیا علم دیا دیکھتے ہیں سے ہائے معدیت
دستی ہوتے دماغ روشن ہوتا بہن تہ ہوتا ہوں
است ہوتا نسائی ہمہ کی ہوا ہوتی اپنے ذہن
لے سوائے حواس قدرت و معرفت معلوم کرتے۔

ہی ہوسے واسطے میو بہ بھگیا، صرف آپ
صاحبان کی عزت و مہمانی ہم لوگوں کی زندگی
کا ذریعہ ہے، ہمہ نہیں کہتے کہ ہمیں پردہ سے آزاد
کرد نہیں نہیں پردہ ہادی حفت و عصمت

دیتے ہیں مگر دیکھیں کہ تعلیم کی کوئی پروا
نہیں کرتے نیز اس طلب یہ نہیں کہ لڑکیوں کو
بھی اسکول میں ہی تعلیم دلانی جائے نہیں بلکہ
وہ گھر پر ہی کالی تعلیم حاصل کر سکتی ہیں انہی کے
انہیں تعلیم ہی آزادی دی جائے وہ گھر
پر ہی رہ کر سب کچھ سیکھ سکتی ہیں اور زمانہ بچہ
کر سکتی ہیں کہ ایک لڑکی گھر کی تعلیم پر کیا پوچھ
نہیں کر سکتی تعلیم اسکول پر ہی منحصر نہیں ہے
ہیں اس سے یہی نہیں یہ سمجھیں کہ
اسکول کی تعلیم کی مخالف ہوں بلکہ میں تو ان
لوگوں کو کہتی ہوں جو اپنی لڑکیوں کو اسکول
بجائے تو پسند نہیں کرتے اور جاہل و بے علم
رکھتے ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ لڑکی بچپن سے ہی
لوگ سے زیادہ ذہین و عقل مند ہوتی ہے
اس پر تعلیم و ترقی سی آزادی سے بڑھ کر
کام آتی ہے۔

موجودہ زمانہ میں ایسے گھرانے بہت کم
پائے جاتے ہیں جہاں لڑکیوں کی تعلیم پر
خیال نہ کی جاتی ہو پھر بھی بہت جلدی تعلیم
لڑکیوں کی تعلیم کے مخالف بھی موجود ہیں۔

انہی میں سے اپنے معزز بھائیوں سے
معافی کی خواہشگار ہوں۔ ایسے بے کرم
بھائی یہی اس صاف گوئی کو معاف
کریں گے۔

بھائی

شکریہ

اس نذر میں لڑکیوں کی تعداد بڑھانے کی غرض سے ایک نئی اور شکریت قوم کیوں نہ کہ اس سے یہ نہیں
ہرگز اس میں سے اتنے کوئی نہ کوئی ان کا فائدہ نہ ہو۔ نہ یہ تو ان کی کوریج ہو کہ ان کو کھانا چاہیے
جس کے اس میں قوم کی ترقی بہت ہی زیادہ ہو جو کہ بہت ہی عورتوں کو دے گا کہ ان کی معاف بھی کر دی جائے گی
کہ کہ تو اس کے ایک خاصہ اور یہ ان کے ساتھ ساتھ دے گا کہ ان کی معاف بھی کر دی جائے گی
ایک خاصہ اور یہ ان کے ساتھ ساتھ دے گا کہ ان کی معاف بھی کر دی جائے گی
ایک خاصہ اور یہ ان کے ساتھ ساتھ دے گا کہ ان کی معاف بھی کر دی جائے گی

اس کے ساتھ ہی بننا بھٹت سید عباس علی شاہ صاحب کچھ تھوڑے اور جناب ڈاکٹر محمد موسیٰ خاں
صاحب میٹرک میں لڑکیوں کے لیے بھی بے حد شکریہ ہے جنہوں نے اس طرح پر کوشش و کوشاں کے لیے کئی ایک
خود اپنے پیسوں سے ہی اس کے لیے اللہ تعالیٰ ان کو بخش جائے کہ یہ سہولت دے گا اور انہیں اس کا خیر بہتر فرمادے۔
ضروری نوٹ: تمام مضامین ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک پہنچ جانے چاہئیں تاکہ رسالہ شکر وقت پر
شائع کیا جاسکے۔

(میں بند)

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا توتہ رمو یوسف صابہ مدنی علیہ السلام

یہی ہستی ہے جہاں میں غلبہ ذاتِ خدا
آویا تو نے زمانے کو حقیقتِ آشنی
تو نے چمکایا ہے وہ آئینہ صدقِ انسا
جلوہ تو نے جس میں کل اے کائنات
روشنی آنکھوں میں جڑی تو نے نوبت کی
تو نے آرزو اپ غفلت سے بیکار بند کو
تھا جو فیاض صداقت وہ سنایا نطق کو
خلعتِ باطل کو تو نے کر دیا ہل سے دو
کر دیا وہ محبوبِ خود بنائے کے بارِ معرفت
ذاتِ محمد مصطفیٰ ہے آفتابِ بیکیاں
وہ دکھایا نطق کو آئینہ قدرت جو تھا
پہرہ غفلت پہ عکس نورِ وحدت کا ہو تھا
نیک انبیا صد اوقات بن گیا روزِ نیاز
جلوہ ریز خلق ہے اے نورِ حق تیری صفات
چھا گئی تھی جو عرب پر کفر کی ایک رات
کارناموں کی جتنی غلطِ حقہ یادگار
تیرے مہم سے بن گئی شمعِ ہدایت
جس میں گھبائے معنی باغِ خفاں کی بیابا

کی طرح غلاقت میں بڑ جاتے ہیں ہاتھ پر سان
بیٹے میں پھر وہ ہی گندہ ہاتھ گھر کے برتنوں
میں ڈال دیتے ہیں کھڑے کھڑے پریش پٹانہ
کر بیٹے ہیں ۔

بیکتھوس ایک جیوی کے ہاں ہماں گئی
جوتی تھی گھر کی گندی حالت زبان حال سے
اپنے مکین کی جاہلیت کا تاثر کر رہی تھی۔ پتہ
مستقر شیراویہ بنگلہ جس کی انتہا نہیں تھا خانہ
کی بڑی صاحبہ اسی نے ماں سے کہا کہ ہم کو
بھوک لگ رہی ہے ماں نے اس کے جواب
میں گود کی بچی سے کہا کہ آپا سے کہہ دو کہ پٹا
میں جا کر گود کھاؤ۔ چھوٹی بچی نے اپنی قوتی
زبان سے کہا پٹھا ملے میں جا کر گود کھاؤ بہن
نے یہ سن کر ایک تاج بہ قصور حرم کے یہ
کیا۔ یعنی نے غی غمراں جو حاصل قصور وار
تھی ہستے ہستے لونی جا رہی تھی جب نہیں ملیں
تو بڑی بیٹی کے ایک دب پر سید کیا اور کہنے
لگیں کہ بخودی جل موئی ہے ہنسی کی بات نہ
کیا مارا ہے۔ یہ باتیں دیکھ کر میلال سر ہند
پریشان ہوا کہ چند گھڑی کا قیام ہی مہر ہو گیا
اں میں خیال آیا کہ افسوس ایک ہستی کی وجہ
سے کتنی ہستیاں بہاؤ ہو رہی ہیں اسی وقت
مجھے یہ بھی خیال آیا مجھ چند گھنٹے دیر سے دشمن
ہو گئے مگر ایک تعلیم یافتہ شوہر کس طرح ایک
جاہل بیوی کے ساتھ زندگی بسر کرے نہ

مجبور ہو جاتا ہے۔ رات دن کے اس
جمع ہجرت کے بند بھی ترکوں کو تو اعلیٰ تعلیم
دلانے کی ہوس ہے مگر لڑکی کے لیے معمولی
اردو لکھنا پڑھنا بھی بعض بہاؤوں کے خیال
میں غیر ضروری خیال کیا جاتا ہے قوم کی
ترقی کا دار و مدار ہی عورتوں کی اعلیٰ تعلیم
پر منحصر ہے۔ جس زمانہ میں مذہب اسلام
نے ترقی کی تھی اس زمانہ کی مسلم خواتین
ہادی طرح جاہل نہیں تھیں۔ بلکہ زور
علم سے آراستہ تھیں۔ اپنے گروہ پیش
کے حالات ہی کو دیکھنا چاہیے۔ ہمسایہ قوم
نے اسی وقت ترقی کے میدان میں قدم
رکھا ہے۔ جبکہ اُن کی عورتیں سنی نہ ت
سے تعلیم یافتہ نظر آئے مگیں ہیں۔ ایک
غیر تعلیم یافتہ عورت تنہا کی خدمت گزار تو ہوتی
ہے مگر شوہر کی زبان میں ان میں نہیں ہوتی
اس کا وجود جس طرح نہ ہوتا ہے تو
نے لے لے غیہ غیہ ہے اسی طرح قیہ لے
طور پر قوم کے لیے بھی محض یہاں منہ
جاہل عورتوں کی وجہ سے مردوں کو
ساس مندوں کے جھگڑوں کا غائی
زادہ وادیوں سے بھی کبھی نجات نہیں
مل سکتی۔ (انہ لونی)

سلام

سلام اے جنت کے مال اسے پس منیانی
 سلام اے جس مانی سلام اسے نورانی
 سلام سے نہایت اسے ارج بر مانیانی
 ترے ساتھ رہو تو آں مکان از بتی میں
 ملازم اسے اعلیٰ علیہ السلام کو
 در سبب تیرے ہی تیرے ایشیہ ایلو
 اگر یہ فتنہ چکری تیرے ہی قناعت کا

۱- تاوانه مله

دریں عمل

۱۰۱. ولسمحمد استوسب ۱۰۱۰ نیز رسالتصان ابدت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خدا کی تہ پر

[illegible]

۱۔ امام اہل حق کی تعظیم ہے؛

پس کسی کی حق تلفی نہ کرنا۔ غم نہ بان
 ہونا غم دل نہ ہنا بڑے کا وہ کہنا چھوٹوں
 پر۔ غم کرنا۔ کہ وہ یہ تیرے بیس نوازی کرنا ظلم نہ کرنا

لَا يَكْفِيكَ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا فُسَعَهَا ابْنَهُ
مَا جَعَلَ عَلَيْكَ فِی الدِّینِ مِنْ حَرَجٍ
یعنی خدا تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور پیاری
بنیں چاہتا ہے۔ خدا کسی کو اس کی طاقت سے
زیادہ تکلیف نہیں دیتا نہ اپنے دین میں نہ
کسی طرح کی تکلیف کی کہ اس پاک دین میں
جب تک وہ اپنی اصلیت پر بہ قارہا کوئی
پیر انسان کی واجبی امنگ اور خوشی اور
آزادی کے روکنے والی نہ تھی مگر انفس بہ
کہ وقتاً فوقتاً اور عیناً بعد عین اس پر
حاجت چڑھنے شروع ہونے اور رفتہ رفتہ
اُن کی نشات اسد رہہ کو پہنچی کہ تن تمیز کرنی
دشوار ہو گئی بلکہ وہ تن متین بالکل
نظروں سے غائب ہو گیا۔

لَا تَهْزُبْ بَانِدِثَ فِی الْإِسْلَامِ

اسلام انسانی اسطو کے مونی کو تیار کر

دے تبصیر کے مذاب نام پر غور کیا ہے اسے

معلوم ہے کہ کثرت عبادت سلامت کے احکام خود عبادت

کے متعلق ہیں اور وہ معلومات کئے سب میں اس

م کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ نہ تو کوئی حکم سیاسی

ہو کہ بجز خاص خاص عبادت کے اس کی پابندی

سے مامور ہو رہے مختلف افراد و معذروں اور

بے باور و آسان ہو کہ نفس کو اس کے

نہایت میں وہ ضروری شدت و بڑا

نیوٹن سے نفس کی بے اعتدالیوں کی

روک تھام کے لیے واجب ہے شریعت اسلامی

اپنی احکام پوشش ہے جہیز سابقہ انبیاء علیہم السلام

کی شریعتیں مشتمل تھیں فرق صرف یہ ہے

کہ وہ احکام جن میں کچھ شدت تھی یا کسی امت

لے نہیں اسلی امت سے کسی دوسری

شکل میں ہاں دیا تھا۔ اسلام نے انہیں انیا

کے سامنے سہاں کر کے پیش کیا یہ متبادل احکام

ان کی اصلیت میں غائب کیا حاصل ہو

انسانی احکام شریعت نہایت اعتدال متوسط

واقع ہونے میں دینا پرہیز قوموں نے دین کو

نہایت تر و درازت سے نکال رکھا تھا غلط

فہمی میں مبتلا ہو گئیں اور ممالک دنیا نے

انسانی ان قوتوں کو مطلق و بے کار چھوڑا جس

تہ امتد و افلاق کا اعلیٰ مداح اور باطنی

کے جہیز پر پہنچ سکتے تھے اور جن کے بغیر مکمل

نفس نہیں ہو سکتی تھی غلامانہ ذکر دیا اسلام نے

ان کو تسک کے خیالات کی ترویج کی ہے اور ہمیشہ

انسانی بااداری، تسک و تندرستی کو مد نظر رکھ کر

حکم نافذ کیا ہے

مہ اور جہیز میں آسانی

کے محتاج ہی کے اند کو لے لوجوان کی

تہانی زندگی کا پہلا زمین ہے اس میں شک

بندیں کہ موجودہ ممالکوں میں مختلف ملکوں

لے احاطہ سے مختلف رسومات رائج ہیں اور اپنی

کی وجہ سے ممالک قوموں میں پہلے ہمارے

ازدواجی زندگی

ماؤں اور بہنوں کے لئے درس گل

ہم بہنوں کو یہ سن کر خوشی ہو گی کہ محترمہ سوانحی مجلہ صاحبہ ایڈیٹر سید خدیجہ باجوہ اپنی عظیم خدمت کے تحت
کاغذہ فرمیلینہ کے وہ اس مضمون کو جو مضامین مستی شامیوں میں منظرِ ہر ماہ میں شائع فرماتی
ہیں گی، اصل ہی وہ مضمون ہے جو زمانہ سالوں کی محنت کہنا چاہیے اس میں ان کا مضمون بہت ہی
دلیلی ہے جو زندگی کے ہر لمحے میں کام آنے والی چیزیں ہیں ماؤں اور بہنوں کو فائدہ ہے کہ وہ سمجھ سکیں

مضامین کا مطالعہ کریں تاکہ وہ اپنی زندگی کو بہتر بنانے میں کامیاب ہوں (شیو)

ہائیں جو انہوں نے سن بلوغت سے لے کر
اولاد ہونے کے وقت تک کہیں کسی کی زبان
سے نہیں سنیں اگر انہوں نے اس مسئلہ مضمون
کا خوب اچھی طرح سے مطالعہ کیا اور ان سے
فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تو یقیناً انہیں ایسی
ایسی مفید باتیں سننے میں آئیں گی کہ جو انہیں کئی
سالوں کے تجربہ میں بھی حاصل نہ ہو سکیں
یہ نصیحتیں نوجوان اور شادی شدہ
دیکھ کے لئے سہیلیوں جیسی مشفقانہ باتیں ہیں
جو مردان کی تکلیفوں کو بھی رفع کر دیں گی
بلکہ یہ ان کا مفید طریقہ ہے کہ وہ مردوں کی
جس کی وجہ سے ان دن انہیں یہ روزِ بد بگھاتا
پڑتا ہے اس میں آئندہ مضمون کے پڑھنے سے
تام عمر کے لئے زیادہ ہی زیادہ فائدہ اور دیگر غیر ضروری
انوجات کا قلع قمع ہو جاتا ہے اس مسئلہ کے

فی زمانہ کوئی بھی لڑکی اپنی بصورت کے ہر کو
نہیں جانتی اور نہ ہی کوئی شادی شدہ عورت
اپنے حقوق زوجیت کو بھی سمجھتی ہے اور اسے ملحق
اس بات کا علم نہیں کہ غداوند کی یا پتھر چوں کی
یا خود اپنی ذات کی کس قدر ذمہ داریاں اس کی
ذات کے ساتھ وابستہ ہیں آج وہ لڑکیاں ان تمام
پوشیدہ رازوں کو ماؤں کے سامنے اور ماں
لو کیوں کے آگے بیان کرنے سے پرہیز کرتی ہیں
جس میں وہ بہت بُری طرح سے پھنسی ہوئی
ہیں گویا ان خوفناک بُری علامتوں کا چھپانا
ہی آپ بکل شرم و حجاب کی ایک دلیل بھی بنی
ہے اس پر ہم مطالعہ میں مائیں اور بیٹیاں
دونوں ہی قصوروار ہیں اور اصل مضمون
کا مفہوم اور مطلب یہی ہے کہ نو عمر شادی شدہ
لڑکیوں کو ایسی ضروری معلومات پہنچانی

انسانوں میں ہم ملک بیماریوں کا بیج بودتی ہیں اور پھر ان کو درست کرنے کی طبی تجربات بھی کارگر نہیں ہوتے۔

ہماری غذا انسان کو بیمار اور بیماریوں سے بچاتی ہے اتنی اصولوں و ذہن نشین کر لینا چاہیے، اول غذا مفید معوی اور سلیش ہو، یعنی جوں کے کمر یا زیادہ نہ ہو۔

دوم، جو کہ تازہ ہو، گرم نہ کر دہیں کھانا چاہیے کیونکہ زیادہ کھا لینے سے ہاضمہ پر غریبی زور پڑتا ہے جس کی وجہ سے اعضا زہیمہ آہستہ آہستہ کمزور اور ناکام ہو جاتے ہیں۔

سوم، فساد و مسمومیت جیسا کہ اس سے بھلائی اس قدر کم ہو جاتی ہیں کہ دوسری کھلی فہمیت بڑی سنگ نفع ہو جاتی ہیں۔ یہ تینوں اصول ان امیروں کے لیے جو عادی شان بھلوں میں مبت ہیں ایسے ہی مفید ہیں جیسے ایک غریب مدد و رخصت کے لیے جو بھیمہ پانی میں رہا۔ اپنی زندگی کے ایام بسر کر دیتے ہیں مفید ہیں بلکہ یہ اصول امیروں کے لیے بہت ہی ضروری اور لازمی ہیں۔

تندہستی و ناپائیداری ایک نثری کہانی بنیاداً لیکن عوام میں سے قہرست کا زیادہ ریشہ کی بہت بڑی ذمہ داریں۔

غذا کیسی ہونی چاہیے۔ صحت آپ کو اس غذا کا استعمال کرتے ہوئے خوش فائدہ

کے گئی ایک باب ہوں گے مثلاً عرقوں کی صحت کا درست رکھنا فائدہ کو خوش رکھنے کے طریقے نو عمر شادی شدہ مستورات کی ذمہ داریاں عمل کے ایام میں ضروری حفاظتی تدابیر، بچہ کی حالت اور اس کے لئے ہدایات، بچہ کی مخالفت کے لئے دانیہ کے فرائض بچوں کے علاج و معالجہ کے آسان طریقے، پورے اور کمزوروں کے لئے مفید مشورے، الفاضل یہ سلسلہ مضمون طبقہ نسوان کے لئے بے حد مفید اور فائدہ بخش ثابت ہو گا۔ انشاء اللہ العزیز

مال کی صحت۔ علاوہ عام بیماریوں کے عورتیں اپنی صحت کو بچھایا برا رکھنے کی خود ذمہ دار ہیں۔ اور فی زمانہ ہم واقفیت کی وجہ سے وہ طبعی طرح کی بیماریوں میں چھنس جاتی ہیں صحت کو برقرار رکھنے کے لئے عموماً خوراک کا ہونا درزش اور مناسب وقت پر آرام کرنا اور نامنفعی چیزوں سے پرہیز کرنا، زہریلی چیزیں بے حدیش و عشرت صحت کے لئے مضرہ اور غیر مفید ہے، بری چیزوں سے پرہیز کرنا اچھی چیزوں کے استعمال کرنے سے بھرپور جواب دہ ہے، سادی غذا، اچھی عادات اور مناسب وقت پر آرام کرنا یہ تمام باتیں صحت کے لئے بے مفید ہیں لیکن عادت انسان کو صانع اور اندیشہ مند بناتا بناتی ہیں۔ اور بڑی حد میں انسان کو کسی کام کا نہیں دیکھتیں عادات اسکے یہ

اور مقوی ہوا اور جو سالی سے ہمیشہ آئے۔
 مثلاً مچھلی سبزی آماڑہ گوشت انڈے۔ مسمری
 نان گنم اور چاول وغیرہ

اچھی چیزوں کی شناخت

یہ بات یاد رکھیں کہ ایک دو بیسوں کی میٹھی کے لئے کوئی ایسی چیز خریدیں جو صحت کے لئے مضر نہ ہو اس سے ہر چیز کو اچھی طرح سے دیکھ کر خرید لیا جائے پھل اسی ہے یا ربڑ گوشت حور نہ یا نمک اس بات کو پرکھنے کے لیے ایک میٹھی سی ڈش مانی سینہ کہ اسے اٹھلی سے دبایا جائے اگر اٹھلی کے نشانات فوراً مٹ جاویں تو وہ گوشت اچھا ہے ورنہ نمک اور اسی طرح سبزی کبھی شام کے وقت جبکہ سبزی فروٹ دو آنے کی سبزی ایک پیسے کو پینے کے لئے پینے چاہتے ہوں نہ خریدیں کیونکہ کھلی سسڑی ترکاریاں اور باسی گوشت سے ہی دل کی امراض، اسہال، جگر کی خرابی، ہر کمزوری، خوراک سے منافرت بد مزاجی اور کئی دیگر بیکار اور خطرناک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

سلیقہ شعاری اگر حوت ہنایت

ملنگی کے ساتھ خوراک وغیرہ چاکر اور اسے قریب سے لگا کر اپنے ہم دن کے تھکے ہوئے فائدہ کے سامنے لا کر رکھے تو اس لڑکیہ کار سے اس سے شوق کی کامیابیاں اور تھکاؤ نہیں دو رہو جائیں گی یہی وہ اعلیٰ اصول ہے جو عورت کو

مرد کی نظام میں مقبول بنادیتا ہے۔

غلام طور پر تو شادی شدہ میاں بیوی کو یہ باطل علم نہیں ہو سکتا۔ دیکھ کس طرح سے بے کس کیا جاسکتا ہے۔ لیکن بہت بڑی حد تک ان کی یہ لاعلمی قابل معافی بھی ہے کیونکہ غامی معاملات کی عدم واقفیت کی تمام تر ذمہ داری ان کی جاہل ماؤں کے سپرد عائد ہوتی ہے جنہوں نے باقاعدہ طور پر سورشہ خانہ داری کی تعلیم ہی نہیں دی اگرچہ اپنی اس اہمیت کی طرف انہوں نے توجہ نہ دی ہوئی تو آج میاں بیوی کو گھر کے نئے انتظامات میں کسی قسم کی تکلیف پیش نہ آتی، اگر ماں حقیقی معنوں میں اور اندیشہ سلیقہ شعار اور گھر بیٹو زندگی کے حالات سے باخبر ہوتی تو وہ اپنی لڑائی کو منہ در گھانا پکڑنے پاچات پر لاؤ گھر نے اور کپڑوں کو مرمت کرائے اور گھر کو مصفاہ رکھنے کی تحریک سکھاتی اور پھر کوئی وجہ نہ تھی کہ لڑکی بھی اپنے ماں کے نقش قدم پر نہ چلتی۔ اور اسے اپنی زندگی میں سورشہ خانہ داری کے معاملات میں کسی قسم کی تکلیف پہنچتی شادی سے پہلے بیوی کے زوجہ ان خدمت کے دل و دماغ میں یہ باتیں سمائی ہوتی ہیں کہ شادی کے بعد اس کی مشکلات زندگی میں بہت کم واقع ہو جائے گی اور وہ اچھے گھر کو دیلیں بہت کم منہ زبانی ہو گی۔ لیکن جاہل عورت کی ناقصیت اور کوتاہیوں کی وجہ سے آخر اس کی امیدیں

خاک میں مل جاتی ہیں اس کا دل شاد ہونے کی بجائے گل کر کباب ہو جاتا ہے اور جھٹ ہی یہ گھر جو خوشی کا باعث ہونا چاہیے تھا ناپاتی کارکزن جاتا ہے یہ تمام باتیں میاں بوی کی طبیعتوں پر ایسا بڑا اثر ڈالتی ہیں کہ اتنا کوئی دوسری بیماری نہیں ڈال سکتی۔ اور اس آئے دن کی تلک لکھتی کی وجہ سے ان کی زندگی ان کے لئے دہال جان ہو جاتی ہے قصہ کوتاہ یہ بات اذیس مندری ہے نہ توں اور غوراک سے بہترین فائدہ ملتا ہے لے عورت نیک فرمانہ اور سلیقہ شاعر ہوا اس میں قابلیت کے وہ تمام اوصاف موجود ہوں جو ایک نیک بیوی کے سینے ہونے لانی ہیں اگر شادی کے بعد عاوانہ کی یہ ذمہ داری بٹھ جاتی ہے کہ وہ گھر کی تمام مناسبات کو پورا کرے تو بیوی پر بھی یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ وہ گھر کی چار دیواری کے اندر جتنی دینی فائدہ کو خوش کرنے میں اپنی کوشش کا کوئی بھی ذوق نہ داشت نہ کرے۔

ضروری ہدایات۔ بعض اشخاص غلطی
کے سبب بیٹھیں کہ صحت کے بعض امور
کا اطلاق صرف مرد و عورت ہی ہوتا ہے، مثلاً
قطنا اس میں حصہ نہیں لے سکتیں لیکن فی الواقع

التماس :- یہ نہایت تصدیق شدہ ہے : بچوں کی سہولتوں
 اس کی وجہ سے کہہ سکتے ہیں اس شاعری کے حقائق کو

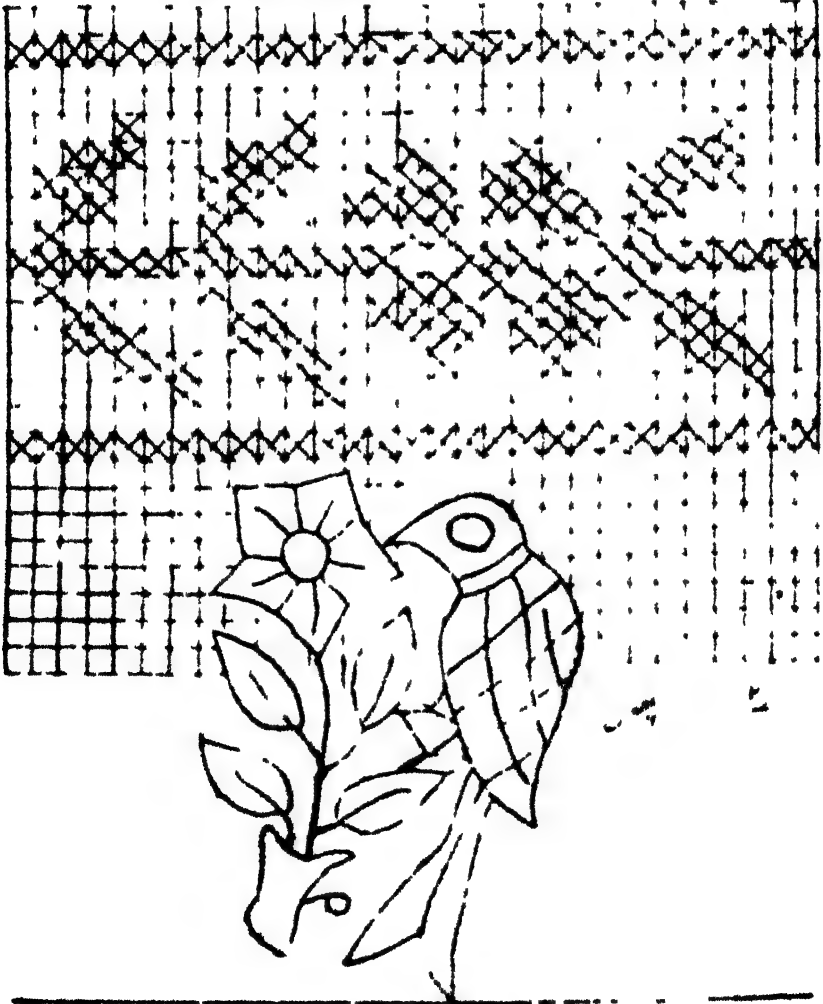
صبح کا بنانا جدید سمارو کی صحت کے لئے ضروری
 ہے۔ ایسے ہی عورت کے لئے ضروری ہے
 ورزش جیسی مرد کو کرنی لازم ہے ایسی
 عورت پر بھی لازم ہے۔ چلنا پھرنا جدید آلہ
 مردوں کے لئے ضروری ہے۔ ایسی آلات
 عورتوں کے واسطے بھی یہ ضروری ہے یہ نیا
 ن ہدایات پر عمل پیرا ہونے سے جمل
 کی خواہش جڑتی ہے۔ در قوت ہاضمہ کو
 تقویت حاصل دیتی ہے۔ یہ آلات
 در بے عمدہ بات یہ ہے۔ یہ آلات
 جوانی کے عالم کو کم نہیں ہونے دیتیں
 پھر اطف زہدگی۔ اچھی زندگی
 طین کی صحت میل و ملاپ بزدانیت
 اور ہمدردی پر موقوف ہے۔ یہ آلات
 ایک دم معلوم نہیں ہوا البتہ جوں جوں
 انسان زندگی کے مراحل کو طے آتا جائیگا
 اس وقت اسے ان تمام امراض کی آفت
 ہونی چلی جائے گی۔ سیکلین ٹینڈر۔ یہ مرتب
 ہی ہے سڑا کھتے ہیں۔ جب خوند نہ رہی ہے
 اس کے لئے کے حالات و خصائص تہ تجربی
 وقت ہوں اور ان کے اندر ایک
 کی بات کو بزدانیت کہہ کر کا مایہ
 ہو۔ ہائی گندہ۔ اس کے لئے
 کی بات کو بزدانیت کہہ کر کا مایہ

دستکاری

مذکورہ شیا یا کینوس میں میل-میل گلیہ کے خلاف نیزہ کش اور دھال کے پینے بنات ہی موزون اور مناسب ہتھکڑیاں اور چٹیاں بنے پھول چپانی اور رنگ بھی آپ پسند کریں، کے ڈی میں پانی بھر کر کھلیں اور پھر دیکھیں کہ کیا ساوٹ نظر آتی ہے:

مذکورہ کار میں پھول مالوں کے نوں پیرت ہی خوشنما اور مہلا معلوم ہوتا ہے جانور رنگت پھول کاسی رنگت چٹیاں اور ہتھکڑیاں رنگت سے مالوں کی سچ چھ میں چار چاند لگ جاتے ہیں:

(رنگ ہنٹ چھوڑ سیکندر قمر)



نعمتیں

کَلُوا وَلَشَرُّوا

یعنی اللہ کی ہر نعمتیں کھاؤ اور پھر

مقویٰ ملو

اشیاء۔ یہ آدھ سیر۔ قند سفید آدھ سیر
کمی پلو بھر دو آدھ سیر۔ مغز بادام۔ پستہ
نخش ہر ایک پاؤ بھر۔ مرج سیاہ اور ہزار لپٹی
ایک ایک تولہ

پکالنے کی ترکیب :- سب سے پہلے کمی کو
گرم کر کے میدہ کو اس میں ڈال کر بھون لیں
جب میدہ کھرمک بدل جائے تو آدھ پاؤ
پانی ڈال کر چمچ سے ملا دیں۔ تھوڑی دیر لے لیں
اس میں دودھ بھٹھڑ دیں اور خوب ملا دیں
جس وقت دودھ صاف بننے لگے تو تھک کو ڈال لیں
جو ہنسی تو ام درست ہو جائے اور زرخیز ہو
ہو جائے تو اسی وقت مغز بادام پرستہ نش
مرج سیاہ اور لپٹی ڈال کر میچے لائیں اور سرد
کر کے کسی مرتبان میں رکھ لیں اور ہم خانہ
پاؤنوش فدیوں میں دیز ہو خوش ذائقہ ہونے کے
بعد وہ دل و دماغ کے لیے قدرت دہا اور مغز

ابن کثیر کے نسخہ

چنے کی دال کا صلا

شب کے وقت دال کو صاف رکے یا پی

میں بھگو چھوڑیں اور صبح اٹھ کر کسی کو تندی یا
سل بٹے پر تھالیں جب میدہ کی طرح ہو جائے
تو اسے کسی برتن میں رکھ لیں۔ اور اڑھائی
پاؤ چینی لے کر اس کا قوام کریں جب قوام کھانا
ہو جائے تو ڈیڑھ پاؤ کمی دو ماشہ سفید لپٹی
پسی ہوئی لپٹی میں لیں اور دھیمی آتش پر تمام پانی
خشک کر لیں اور اس کے بعد میدہ اور بادام

حب مشاء ڈال کر تاسخ کریں کہ حلوے
سے کمی سفیدہ نظر آوے پھر اس میں کمیوٹہ
ڈال کر نیچے آتھ لیں اور ورق نکال کر استعمال کریں

الغامی معے کامل

۱۔ ستہ پچے کھنڈی مقدار۔ ۲۔ میدہ ۳۔ مہنوں غارت
۴۔ دودھ ۵۔ پانی ۶۔ قند ۷۔ آدھ سیر ۸۔ لپٹی ۹۔ مرج
۱۰۔ ہوا ۱۱۔ دال ۱۲۔ قوام ۱۳۔ آدھ سیر ۱۴۔ دال ۱۵۔ مرج
۱۶۔ دال ۱۷۔ قوام ۱۸۔ آدھ سیر ۱۹۔ دال ۲۰۔ مرج
۲۱۔ دال ۲۲۔ قوام ۲۳۔ آدھ سیر ۲۴۔ دال ۲۵۔ مرج
۲۶۔ دال ۲۷۔ قوام ۲۸۔ آدھ سیر ۲۹۔ دال ۳۰۔ مرج

۱۱۱ حضرت نوح -

۱۱۲ افغانستان -

۱۱۳ لکھنؤ اور پاشا -

۱۱۴ لکھنؤ اور پاشا -

بزم اتحاد

یہ بات تو غور و تأمل کی جاتی ہے کہ ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ جو اپنے بھائی بہنوں کی بہتری کے واسطے کئے خیال میں آوے اس کو بندہ یہ عجیب و غریب فکر کے ظاہر کر دیا کرے اگر وہ رائے درست معلوم ہوگی تو اس کو پرہیز سننے والے نفع پائیں گے۔ اور اگر وہ رائے صحیح نہ ہوگی تو غیر مقبول ہونے کے سبب رد ہو جانے کی امید اس شخص پر ہے کہ بعد بہنوں کی خدمت میں اس کا پیش ہے کہ بخیر بنیاد و فکر کرنے کے بعد اس شخص کو ملے گا کہ جو دنیا و دین کے واسطے اس کی تعلیم ہر اتحاد و غیرہ کی تعلیم ہے۔ یہ بنیاد ناقابل تلافی اور کوئی دینی ہے انسان کی طبیعت میں فطری طور پر پند ہی فخر نفس پرستی کے حالات ایسے قوی ہوتے ہیں کہ اس قسم کی بہیتیں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

آپ دیکھتے ہیں کہ ہندوستان اب بھل مر رہا ہے۔ بقابلہ پہنچنے والے کے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں جو معنی تعلیم دہی، اسی قدر فتنہ ساز و فساد گاہ ہے تجارت اور حرفہ یعنی دولت زیادہ حاصل کرتے ہیں ایسے زمان کی خرابی کے آثار زیادہ نمایاں ہوتے جاتے ہیں۔

حقیقت الامر یہ ہے کہ انسان کی ہر خوبی اور صلاح صرف ایمان اور اعمال صالحہ پر موقوف ہے۔ میرا یہ یقین ہے کہ اگر تمام اخبارات و رسالتات متفق ہو کر ایمان اور اعمال صالحہ کی تعلیم دیا کریں تو علم اتحاد آدمی میں سلامتی، ساری مر خوب باتیں یقینی طور پر خود ہی حاصل ہو جائیں گی اور اگر اس مذہبی اصول کو چھوڑ کر مادی دنیاوی فوہوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو دنیا کا سیلاب ہو گا۔ خود کو فتنہ و فساد کی گھڑی میں مبتلا کر لیں گے اور معاشرتی خرابیاں ایمان اور اعمال صالحہ کے نہ بچنے اور نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

بہلی شخصیں جو غصہ و کراہت میں ہیں کہ اپنی بہنوں کو ان باتوں کی طرف پناہ دینی تو خدا، اللہ، اللہ ہی ہوتا ہے۔ زیادہ حاصل ہو رہا ہے۔ گندار کی کیا ہو گیا (ما قرآن مجید) اس کے لیے کہ ہر فرد میری بچی اکثر رات کے وقت بٹے زور سے اُتار دیتی ہے، اتحادی بہنوں میں سے اگر کسی بہن کو کوئی طلاق ہو جائے تو بد یہ رسالہ خیر فرما کر مشکوٰۃ کا موقع بخٹے عنایت ہوں گی۔

س۔ ب۔ لاہور

۱۰۰۰

ہندو قصبہ بڑو میں مجدد جہاں گیر و
شاہ بہمن بادشاہ میں ایک صاحب کرامت
بزرگ گزرے ہیں جنکا نام تھا سید آدم جوڑی
یہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرمدی نقشبندی
کے مشہور خلیفہ تھے مجھے اُن کی سوانح عمری
کی ضرورت ہے جو فالہاب تک چھی نہیں
اور فلسفی زبان میں ہے کتاب مذکور کا نام
تذکرہ آدمیہ ہے جس کا مولد مفتی غلام سرور
لاہوری نے خزانۃ الاصغیاء میں دیا ہے مگر
نہیں تذکرہ مذکور مفتی صاحب کے فائدان
میں موجود ہو۔ یہ سید آدم جوڑی نے خود بھی
ایک کتاب تصنیف کی ہے جس کا نام کشت

ہے مفتی صاحب نے اس کا ذکر بھی اپنے تذکرہ
ہا خزانہ میں کیا ہے مجھے اس کے مطالعہ کا بھی موقع
ہے یہ سید آدم ہی بزرگ ہیں جن کے مرید شیخ
سعدی کا خزانہ لاہور کے محلہ رنگ میں ہے
اور قصبہ قصور اور وزیر آباد کے بعض حضرات
کے پاس سید صاحب کے ملفوظات اب تک
مخطوط ہیں بہر تقدیر جو بہن یا بھائی تذکرہ آدمیہ
اور نکات الاسرار ہندوستانی پر بھی ارسال
فرمائیں گے میں اُن کے نام ایک سال تک برآلہ
اتحاد نسوان جاری کروادوں گی اور یا جو اُن کے
لیکے کا پتہ تحریر فرمائیں گے اُن کے نام میں ماکینے جاری
کرایا جاسکتا ہے۔ سرسید قریہ قلعین صاحب (بڑو)

”لکھنؤ کیم“

سالہ حرم ہندستان کا پہلا نسوانی سالہ ترقی کی دنیا پر اس کے تمام کثرت محلات سے بحث
کی جائے گی اس سالہ زندگی کے تمام بہترین اور خیر خواہیات بہترین محلات و سفیرین شائع کئے جائیں گے
موجودہ جن کے کہ عورتوں کی حیات و سلوک کی حق جہاد عورتوں سے ہو سکیں کہ فطرت نے انہیں کس مقصد
کے لیے پیدا کیا ہے اور کس قوم کا مستقبل ان کے پاس ہی رہے گا لایب کا ہے
اس کی ترقی بہر حال پوری اس کے مقاصد نہایت بہتر اس کی زبان بے تہید پاکیزہ اور اس کے
حنایں جو وہ ملیں گے وہ سب کچھ ہوں گے اس میں تفسیریں ہوں گی اور مگر ہی جوئی ننون الینف
ہوں گے اور سب کچھ ہوں گے اس وقت تک کہ کسی سالہ میں نہیں ہو سکتا کہ ایک محسوس
کے لیے ہی وہ قصبہ گارڈن بڑو کے سید سالہ شائع ہو جائے مگر نورد ملت۔
قیمت سالہ چار روپیہ شش ماہی دور و دور پر آدہ محسوس جز۔
لیبر پور حرم کھنڈ

حالات زمانہ

سلمان ابن عوف کی مجلسی اصلاحات

محدثہ زمانہ میں کہ سلطان بن سعود کی
دستبرداری زیادہ تھی۔ اس کے بعد اس کی پالیسی
میں تبدیلی آئی۔ اس نے اپنے لیے ایک خاصہ قصبہ بنو
لحمہ میں جو اترے بالٹ اور جوان ہو جائیں
کا قلعہ بنوایا۔ اس کی کہنے پر مجبور کیے جائیں مہر کی
رقم عیناً ہی پاس۔ شاہی بیواؤں نے اپنے گھر
سے گھر نکال دیا۔ اور اپنے جائیں اور فضول آئیں
پتہ نہ رہی جائیں۔

تعلیمی حوزوں کو حقوق راہ و ہندگی

(انگریز ۱۹۰۷ء ستمبر) نیشنل اسمبلی میں ایک مسودہ
مقدمہ کیا گیا۔ جس کے تحت تمام تعلیمی

پند و رسالے بتجارج بند کی گئی۔ اس میں
میں وہاں ہائے حق صاحبہ تھیں مولانا ابوالعباس
محمد داؤد صاحب فاروقی قائد محمد مرین صاحب
میرزا علی۔ اس دیکھ کر مولانا صاحب نے
اپنے بات کی پیروی کرتے ہوئے اس کے
نہایت دشمنانہ کیساتھ بیان کیا کہ سید داؤد
نوجوان وادیوں کا پیدل چل کر لایوں کے
ذریعہ سے ۱۰۰ روپے روزانہ پر جاننا لگے اور
کیونکہ ہی مشکل ہو بلکہ کسی ایک دفعہ تو دیہات
کے باعث ہی سخت قابل اعتراض ہے۔

اسی معاملے کے متعلق جناب شیخ صادق حسن
صاحب نے اس مجلس میں تقریر فرمائی اور
اس کے تحت ایک قرارداد منظور ہوئی جس میں
مقرر کیا گیا کہ سلطان کے خلاف تمام دعوے
اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ دفعہ وزیر تعلیم کو یہ حق
بذل ان تمام تعلقات کو صاحب مروج کے سامنے لکھے
جو سکول کو بہرہ جانی وجہ سے سلطان کے خلاف پیش
ہیں کر رہے ہیں۔ مولانا صاحب نے یہ فیصلہ سن کر
چند ایک روز حضرت کو اس کے متعلق بتایا کہ وہ
سکون کو ہمیں خبر کے کسی سرکاری مقام پر پہنچ گئے
تھے مگر اس پر غور فرمایا ہے یہی ہم نے مذکور
یہ انور۔ سلطان نے اس کے بعد سلطان کی تہذیبی سکول

مجلس میں اس کے متعلق ایک قرارداد منظور ہوئی جس میں

چندہ

سالانہ دو روپے چار اے (2-4-0) ختمہ ہی ایک روپہ دو اے (1-2-0)

مہتاب ہرقی پورس امرتسر مہن دا اہتمام شہخ غلام ہبدر چوہا

